اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

قادیان

ماہنامہ

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

شمارہ 5 | مئی 2015 ء ہجرت 1394 ہجری شمسی | جلد 34

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’سارا عالم مل کر زور لگالے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتے ۔ کیونکہ خلافت کا تعلق خدا تعالیٰ کی پسند سے ہے اور خدا کی پسند اُس شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحب تقویٰ سمجھتا ہے ۔‘‘

(منقول از بدر خلافت نمبر 28-21 مئی 2009 ء صفحہ نمبر 23)

ایک روزہ اجتماع مجلس خدالاحمدیہ چنڈی گڑھ، پنجاب کے بعد لی گئی تصویر۔

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مبارک قادیان کی طرف سے منعقدہ تربیتی اجلاس بعنوان ’’حفظان صحت‘‘ کا منظر

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ باب الابواب قادیان کی طرف سے منعقدبک اسٹال کا منظر

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی طرف سے بلڈ ڈونیشن کیمپ کا اہتمام کیا گیا

اس موقعہ پر لی گئی ایک تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ حصار (ہریانہ) کے سالانہ اجتماع کا منظر

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد، تلنگانہ میں شجر کاری کے دوران لی گئی تصویر

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی‘‘
(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد 34 ہجرت 1394 ہش مئی 2015ء شمارہ 5

نگران: رفیق احمد بیگ
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لون

نائبین
کے۔طارق احمد، مبشر احمد خادم، نیاز احمد نائیک

مینجر : طاہر احمد بیگ
مجلس ادارت : نصر من اللہ، سید عبدالہادی، نسیم احمد ڈار، تبریز احمد سولیجہ، مرید احمد ڈار، نیر احمد
انٹرنیٹ ایڈیشن وکمپوزنگ: سید اعجاز احمد آفتاب
ٹائٹل پیج : نیّر احمد
دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 220 روپے بیرون ملک :50 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 20 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیاپاشیاں

☆ آیات القُرآن 2
☆ انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم 3
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام 4
☆ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا دُعائیہ مکتوبِ گرامی 5
☆ خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 3 اپریل 2015ء 6
☆ چرنی سے چراگاہوں تک قسط 5 11
☆ خلافت راشدہ بنامِ مصنوعی خلافت 19
☆ سیرت سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ 23
☆ اسلام میں مالی قربانی کی اہمیت وبرکات 27
☆ تحریک جدید خلافت احمدیہ کی صداقت کی عظیم الشان دلیل 34
☆ ملکی رپورٹیں 36
☆ پریس ریلیز از شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت 37
☆ Summary of Friday Sermon delivered on 3 April2015 40

احمدیہ مسلم جماعت کے متعلق جانکاری کے لئے
درج ذیل Toll Free No پر رابطہ کریں:
180030102131

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A and owned by Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat, P.o Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Ataul Mujeeb Lone

آیات القرآن

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ م بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ O (سورۃ النور:56)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔"

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ
شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ
تَاْوِيْلًا۔ (سورۃ النساء آیت 60)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَآءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَآءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَآءَ اللهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَا فَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273۔ مشکوٰۃ باب الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِیْرِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم وستم کے اس دور کو ختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

حدیث: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةَ اللهِ فِي الْاَرْضِ فَالْزِمْهُ وَاِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ

ترجمہ: اگر تو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا اگرچہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔'' (مسند احمد بن حنبل حدیث حذیفة بن الیمان حدیث نمبر 22916)

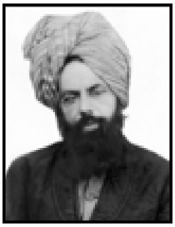

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔‘‘ (رسالہ الوصیت صفحہ:8)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

غرض خدا تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے معجزہ کو دیکھتا ہے۔ (رسالہ الوصیت:7)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دُعائیہ مکتوبِ گرامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هو الناصر

WTT-4861
14-02-2015

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی فیکس مورخہ 31 جنوری 2015ء موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ

اللہ تعالیٰ تمام خدام واطفال کو اپنے فرائض تقویٰ اور ذمہ داری کے ساتھ ادا کرنے والا بنائے، اپنی امانتوں اور عہدوں کی حفاظت کرنے کی توفیق بخشے اور ہر قدم پر اپنی تائیدات سے نوازتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے پورے جذبہ اور ولولہ کے ساتھ بے لوث خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے اور خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ اخلاص و وفا کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں اور انعامات کا وارث بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط حضور انور)

خلیفۃ المسیح الخامس

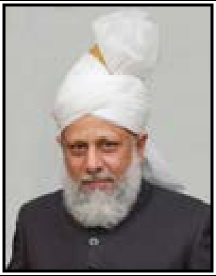

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 3/اپریل 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے انشاءاللہ۔ فرقہ بندیوں کی بجائے ایک امت بن کر مسیح موعود اور مہدی موعود کے ہاتھ پر جمع ہو جاؤ۔ زوال سے بچنے اور ترقی کی منزل پر دوبارہ چلنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 3/اپریل 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک روز اپنے احباب کے ساتھ باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ راستے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور تائیدات کا ذکر ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق کے چمکانے اور ہمارے اس سلسلے کی تائید میں اس قدر کثرت کے ساتھ زور دے رہا ہے پھر بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک مخالف نے ایک دفعہ مجھے خط لکھا کہ آپ کی مخالفت میں لوگوں نے کچھ کمی نہیں کی مگر ایک بات کا جواب ہمیں نہیں آتا کہ باوجود اس مخالفت کے آپ ہر بات میں کامیاب ہی ہوتے جاتے ہیں۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے تھے آپ سے جس کے نتیجے ظاہر ہوئے اس وقت بھی اور صرف اسی وقت ہی نہیں بلکہ آج تک مخالفین اپنا زور لگاتے چلے جا رہے ہیں لیکن یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جہاں بھی دنیا کے کسی بھی حصے میں مخالفین نے احمدیوں کو دبانے یا ختم کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں جہاں احمدیوں کی قربانیوں کے معیار بڑھائے وہاں دنیا کے دوسرے ممالک میں خود ہی ایسے راستے جماعت کی ترقی کے لئے کھولے کہ اگر ہم صرف اپنی کوشش سے کھولنے کی کوشش کرتے تو کبھی کامیاب نہ ہو سکتے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے انشاءاللہ۔

اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو واقعات اس زمانے میں کس طرح اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے کس طرح لوگوں کے دلوں کو کھولتا ہے کس طرح ان تک احمدیت کا پیغام پہنچتا ہے اس کے کچھ واقعات پیش کرتا ہوں۔

ہمارے نائیجر کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک تبلیغی دورے کے دوران ایک کچا راستہ پکڑا اور اس پر تبلیغ کرتے ہوئے آگے روانہ رہے۔ تین دن کے بعد اسی راستے سے واپسی پر ایک جگہ لوگوں نے ہمیں روک لیا اور کہا کہ ہم سب آپ کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے آپ ابھی امام صاحب کے پاس چلیں۔ جب ہم امام کے

پاس گئے۔امام صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری تسلی کرا دی ہے اس لئے ہمیں جماعت کی سچائی میں اب کوئی شک نہیں رہا۔تسلی کس طرح اللہ تعالیٰ نے کرائی۔اس کا واقعہ انہوں نے سنایا کہ یہاں سے جب آپ گزر رہے تھے آپ کے جانے کے بعد ماراوی شہر کے وہابیوں کے بڑے امام صاحب اپنے قافلے کے ساتھ یہاں آئے اور یہ کہتے رہے کہ احمدی تو کافر ہیں اور تم لوگوں نے کافروں کو اپنی مسجد میں گھسنے دیا اور تبلیغ کی اجازت دی کیوں کیا ایسا۔جس پر گاؤں کے امام صاحب نے ان سے کہا کہ یہی فرق ہے آپ میں اور احمدیوں میں۔آپ جب سے یہاں آئے ہیں آپ نے کافر کے سوا کوئی بات نہیں کی اور وہ جب تک یہاں رہے یعنی احمدی انہوں نے قرآن کریم اور حدیث کے سوا کوئی بات نہیں کی۔اگر احمدیوں کی یہی بات کفر ہے تو ہمیں ان کا یہ کفر پسند ہے۔وہاں بیعتیں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی جماعت قائم ہوگئی۔

پھر تنزانیہ سے ٹبورا کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک بڑی جماعت کا یہاں قیام عمل میں آیا۔یہ جماعت ٹبورا شہر سے پینتیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔اس جگہ جماعت کا قیام ایک احمدی دوست سلیمان جمعہ صاحب کے ذریعہ سے ہوا۔موصوف وہاں تبلیغ کے لئے جاتے تھے اور پمفلٹ تقسیم کرتے تھے پھر اس پر کچھ افراد نے بیعت کرلی۔اس کے بعد معلم سلسلہ نے بار بار اور مسلسل وہاں دورہ کر کے تبلیغ کی جس پر کچھ اور افراد نے بیعت کی اور اللہ کے فضل سے اب وہاں تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے۔افرادِ جماعت غریب ہیں لیکن ایمان کے جذبے سے سرشار ہیں اور اپنی مدد آپ کے تحت وہاں ایک کچی مسجد بھی بنادی ہے اور چندے کے نظام میں بھی سب شامل ہیں۔

اسی طرح مالی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ تیجانیہ فرقہ کے ایک بڑے امام آدم تنکارا صاحب نے بیعت کی۔انہوں نے بیعت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ایک لمبے عرصے سے جماعت کے کیسٹس اور ریڈیو سن رہے تھے۔مالی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کافی ریڈیو اسٹیشن ہیں۔ایف ایم ریڈیو اسٹیشن ہے اور ان کا دائرہ ستر اسی میل تک ہے اللہ کے فضل سے کافی پھیلا ہوا ہے وسیع پیمانے پر تبلیغ ہوتی ہے۔کہتے ہیں کہ ان کے والد مرحوم یعنی جو آدم صاحب تھے فرقہ تیجانیہ کے بڑے امام تھے اور انہوں نے اس علاقے کے 93 مشرک دیہاتوں کو مسلمان کیا تھا۔ایک رات ان آدم صاحب نے دیکھا خواب میں کہ ان کے والد کہتے ہیں کہ احمدیت ہی سچا راستہ ہے اور وہ احمدیت کے پیغام کو پھیلانے کے لئے بہت زیادہ کوشش کرے یعنی ان کا بیٹا۔تو اس کے بعد یہ ہمارے معلم کو ملے معلم صاحب کے ساتھ تبلیغ کے لئے ایک گاؤں میں گئے اور اس گاؤں کے لوگ پہلے مشرک تھے ان کے والد صاحب کے ذریعہ مسلمان ہوئے تھے۔چنانچہ اس گاؤں کے امام جن کی عمر اس وقت ستاسی سال ہے وہ آدم صاحب کے والد صاحب کے گہرے دوست تھے۔اس رات انہوں نے تبلیغ کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ہزار چار سو بیعتیں وہاں ہوگئیں۔

پھر مالی کے ریجن جیما سے وہاں معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن ہمارے ریجن کے ایک احمدی عبدالسلام تراوڑے صاحب اپنے قریبی گاؤں میں گئے تو وہاں موجود گاؤں والوں نے ان سے کہا کہ کافی عرصے سے یہاں بارش نہیں ہو رہی اگر آپ کی جماعت سچی جماعت ہے تو آپ دُعا کریں کہ بارش ہو۔یہ معلم جو ہیں یہ وہیں مقامی مالی کے رہنے والے ہیں۔انہوں نے دعا کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا نشان دکھا۔اور کہتے ہیں کہ اس دعا کے بعد وہاں بادل جمع ہونا شروع ہوئے اور اس قدر شدید بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی جمع ہوگیا۔اس کے کچھ دیر بعد لوگ عبدالسلام صاحب کے پاس آئے اور بتایا کہ ہمیں پتا لگ گیا ہے کہ جماعت احمدیہ واقعی سچی اور خدائی جماعت ہے اور اس طرح سارا گاؤں جماعت میں بیعت کر کے داخل ہوگیا۔

ہمارے غانا کے مبلغ تھے وہ وفات پا گئے ہیں انہوں نے اپنا ایک واقعہ لکھا کہ ایک مقام پر ہمارے ایک داعی الی اللہ عبداللہ صاحب سے وہاں کے مقامی لوگوں نے لامبووا ایک جگہ ہے وہاں کے مقامی لوگوں نے ہمارے داعی الی اللہ کو تبلیغ کے دوران بارش کے لئے دعا کرنے کے لئے کہا جس پر انہوں نے اعلان کیا کہ کیونکہ وہ امام مہدی کے پیغام کو پہنچانے کے لئے تبلیغ کر رہے ہیں اس لئے ان کی دعا قبول ہوگی اور رات کو بارش ہوگی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی رات ایک بجے اس علاقے میں موسلا دھار بارش ہوئی اور اس قبولیت دعا کے اس نشان کو دیکھتے ہوئے اس علاقے سے ایک بڑی تعداد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

پھر آئیوری کوسٹ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائعہ فاطمہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں حقیقی اطمینان اور راحت نصیب ہوئی ہے۔ احمدیت نے انہیں حقیقی اسلام سے روشناس کرایا ہے اور انہوں نے کہا کہ میں عہد کرتی ہوں کہ مرتے دم تک احمدیت پر قائم رہوں گی۔

آئیوری کوسٹ سے ایک نومبائع دوست طورے الولی صاحب لکھتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد ان کی روحانیت میں ترقی ہوئی نمازوں میں ذوق وشوق اور سرور آنے لگا۔ عملی حالت بھی بہتر ہوئی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر عمل کرنا آسان ہو گیا اور کہتے ہیں اس کے علاوہ احمدیت کے علم وکلام کے ذریعہ علم وعرفان میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

پھر مبلغ انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ ایک دوست سلہ صاحب اس غرض سے مشن ہاؤس آئے کہ اپنے گاؤں میں مسجد تعمیر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ سے مدد لی جائے تو کہتے ہیں میں نے انہیں جماعت کا تعارف کروایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتایا۔ ایک بڑی لمبی نشست کے بعد یہ اتنے خوش تھے۔ کہنے لگے کہ آپ نے تو میری آنکھیں کھول دیں اور کہنے لگے کہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے گاؤں چلیں تا کہ یہ پیغام سب لوگوں تک پہنچ جائے چنانچہ پروگرام کے تحت ان کے گاؤں گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا گاؤں اور قریب کے پانچ گاؤں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ کانگو کے ایک عیسائی پادری نے احمدیت قبول کی اور ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی وہ کہنے لگے کہ میں نے سالہا سال بطور پادری کام کیا ہے اور لوگوں کو مذہبی تعلیم دی ہے لیکن جو دل کو تسلی اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا احساس احمدیت میں ہوا ہے اس سے قبل کبھی نہیں ہوا تھا۔ اب احمدیت ہی میرا سب کچھ ہے۔

الجزائر کے ایک دوست اپنے خاندان کے احمدیت میں داخل ہونے کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شیخ ان کے گھر آئے ہیں اور ان کے بچوں کو اسلام کی نیک تعلیم دے رہے ہیں جس سے ان کے گھر میں بہت نیک اثر پڑا ہے اور گھر میں اس شخص کی بہت عقیدت پیدا ہو گئی ہے۔ ان کی والدہ لکھتی ہیں کہ ایک دن ان کی بیٹی ٹی وی دیکھ رہی تھی اور مختلف سٹیشنز تبدیل کر رہی تھی کہ اچانک ایم ٹی اے پر جا کر رک گئی۔ اس وقت وہاں میری تصویر ایم ٹی اے پر آ رہی تھی تو وہ تصویر دیکھ کر خوشی سے اچھلی اور کہنے لگی کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا۔ اس کے بعد انہوں نے باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا جس سے انہیں معلوم ہوا کہ امام مہدی جس کا زمانہ منتظر ہے تشریف لا چکے ہیں اور اس طرح انہوں نے نومبر 2013ء میں بیعت کی، جماعت میں داخل ہو گئے۔

پھر مبلغ انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ کناکری کیپیٹل سے دوسو کلومیٹر دور سومیویاوی ایک بہت بڑا گاؤں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال یہاں مسلسل رابطے کے نتیجے میں سارا گاؤں اور مزید دیہات بھی احمدی ہو گئے۔ کہتے ہیں اتنی بڑی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا خیال تھا کہ یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام کیا جائے۔ ہم جماعتی نظام کے قیام کے لئے وہاں پہنچے تو احباب جماعت پہلے سے ہمارے منتظر تھے جن میں وہاں کی جامعہ مسجد کے امام بھی تھے جو کہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے تھے جب ہم نے انہیں بتایا کہ اب ہم یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام کرنا چاہتے ہیں تو گاؤں کے چیف نے کہا ہمارا مال واسباب اور سب کچھ حاضر ہے اور یہ بڑی مسجد آپ کی ہے بلکہ سارا گاؤں آپ کا ہے اور کہنے لگے ہم تو اتنے خوش ہیں کہ احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کر کے ہم نے اپنی زندگی میں اس نعمت کو پا لیا ہے جو انتہائی قیمتی ہے اور اب ہماری آنکھیں کھلی ہیں اور ہمیں حقیقی اسلام کا چہرہ نظر آیا ہے۔

ہمارے ہیں حافظ محمد صاحب اٹلی کے۔ انہوں نے کیا بیر سے لائیونشر ہونے والے پروگرام جو ایم ٹی اے پر ہوتا ہے کہنے لگے کہ میں عرصہ چھ ماہ سے اپنے دل میں بیعت کر چکا ہوں اس کو دیکھنے کے بعد۔ خدا تعالیٰ اس پر گواہ ہے لیکن ابھی تک فارم بھر کر بھیج نہیں سکا۔ میں تن تنہا رہتا ہوں۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں کہ میں نے حق کو پہچان لیا۔ امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے لئے میں بذات خود ایک نشان ہوں وہ اس طرح ہے کہ سال 2008ء میں پہلی بار اچانک میں نے ایم ٹی اے دیکھا جس میں ناسخ منسوخ کے اوپر گفتگو چل رہی تھی اس وقت مجھے آپ لوگوں کے بارے میں یا امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ پروگرام اچھا لگا اور دیکھتا چلا گیا اس کے بعد جنوں کی حقیقت کے موضوع پر ''الحوار المباشر'' پروگرام دیکھا۔ اس پروگرام کے ذریعہ سے میں نے اس جماعت کی صداقت پر

اعتراف کرلیا اور پھر یہ سلسلہ چلتا رہا اور اس کے بعد انہوں نے 2013ء میں کہتے ہیں چھ مہینے قبل 2013ء میں حضرت مسیح کی صلیبی موت سے رہائی اور ان کی وفات کے اوپر پروگرام دیکھ کر اس قدر تسلی ہوئی کہ بیعت کئے بغیر رہ نہیں سکا اور اب اس پروگرام کے ذریعہ اپنی بیعت کا اعلان کرتا ہوں۔

پھر الجزائر سے عبدالحکیم صاحب کہتے ہیں میں نوے کی دہائی میں سول ڈیفنس اسکواڈ میں شامل ہوا کیونکہ ملک میں مذہبی جماعتیں اسلام کے نام پر ملک میں دہشت گردی پھیلا رہی تھیں اور لوگوں کو قتل کر کے اموال کو لوٹ رہی تھیں۔ یہی حال ہے سبھی دہشت گرد تنظیموں کا جو اسلام کے نام پر کام کر رہی ہیں۔ کہتے ہیں میرے ایک پرانے دوست عباس صاحب جو اس وقت احمدی ہو چکے تھے۔ مگر مجھے علم نہیں تھا وہ ایک مرتبہ مجھے ملے اور مختلف امور پر بات کی۔ انہوں نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر بیان کی جو پہلے کبھی نہ سنی تھی اور عقل کے عین مطابق تھی دل اس کو سن کر مطمئن ہوا۔ چنانچہ میں نے اسی وقت بیعت فارم پر کیا اور اس پیاری جماعت میں شامل ہو گیا۔ اس کے چند دن بعد کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک اندھیرے میدان میں رات کو چل رہا ہوں۔ پھر ایک بزرگ نظر آتے ہیں جو میرا ہاتھ تھام کر چل پڑتے ہیں۔ ہم سمندر کے کنارے پہنچتے ہیں تو وہاں ایک کشتی ہوتی ہے جس کے پاس ایک اور صاحب کھڑے نظر آتے ہیں جو ایسے لگتا ہے ہمارا ہی انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم تینوں اس میں سوار ہو جاتے ہیں میں دل میں سوچتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں تو جو بزرگ مجھے ساتھ لائے تھے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور یہ امام مہدی اور مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد یہ کشتی چلتے چلتے ایک بحری جہاز کے پاس پہنچ جاتی ہے تو وہ دونوں مجھ سے فرماتے ہیں اس بحری جہاز میں سوار ہو جاؤ اور اس جہاز کے سواروں کے ساتھ جاملو وہ تمہارے حقیقی اہل خانہ ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام بھی کس طرح دلوں پر اثر ڈالتا ہے۔ عبدالعزیز صاحب ہیں مراکش کے کہتے ہیں میں تاریخ اور جغرافیہ کا استاد ہوں اور باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے بڑی نعمتوں سے نوازا ہے میری ترقی بھی ہوگئی۔ مکان بھی ہے لیکن میں نفس کی ضلالتوں میں پڑا رہا اور گناہوں میں گھرتا گیا حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے بیعت کی توفیق دی اور میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو احساس ہوا کہ یہ میرے زخموں کا مرہم اور میری روح کا علاج ہیں اور مجھے اپنے تزکیہ نفس کی فکر پیدا ہوئی اور حضور انور کی خدمت میں اس غرض سے لکھنے کا احساس بیدار ہوا کہ خدا تعالیٰ مجھے صادقین میں لکھ لے۔ پھر جاپان سے ہمارے صدر جماعت لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو جماعت میں شہادتیں ہوتی ہیں اس کے بدلے میں کس طرح تائید و نصرت فرماتا ہے۔ کہتے ہیں شیخو پورہ میں جو شہید ہوئے خلیل احمد صاحب جب میں نے خطبہ میں ان کا ذکر کیا تو ایک جاپانی دوست جن کا چھ ماہ سے تعلق تھا جماعت کے ساتھ اس لحاظ سے کہ تبلیغ ان کو کیا کرتے تھے ان کا فون آیا کہ میں احمدی ہونا چاہتا ہوں تو میں نے انہیں مسجد میں بلالیا اور بیعت کی کارروائی ہوئی اور انہوں نے یہ شہادت کے متعلق ان کا ذکر سن کے اس کے بعد بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کے نظام میں شامل ہیں۔ یادگیر کے امیر صاحب ضلع لکھتے ہیں کہ شہر یادگیر کے ایک نوجوان منجوناتھ جن کا تعلق ہندو مذہب سے تھا وہ بی ایس سی کی تعلیم حاصل کر رہے تھے انکے ساتھ ہی ہمارے ایک خادم بھی پڑھائی کر رہے تھے۔ ایک دن ان کو نوٹس لکھنے کے لئے نوٹ بک کی ضرورت پڑی تو انہوں نے ہمارے خادم کی نوٹ بک لے لی جس پر انسانیت زندہ باد اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں لکھا ہوا تھا۔ یہ پڑھ کر ان کے دل میں کافی اثر ہوا کہ اس زمانے میں جہاں اس قدر بدامنی پھیلی ہوئی ہے اس سے زیادہ پیارا پیغام دوسرا کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس نعرے نے ان کے دل پر بہت پیارا اثر چھوڑا اور مزید معلومات کے لئے موصوف نے ہمارے خادم سے احمدیت کے بارے میں پوچھا ان کو جماعت کا لٹریچر مہیا کر دیا گیا۔ گہرے مطالعہ کے بعد ان کو اس بات کا علم ہوا کہ جماعت احمدیہ ایک منظم اور سچی جماعت ہے جو قیام امن کے لئے اور خدمت انسانیت کے لئے انتہا کی کوشش کر رہی ہے۔ جماعت کے بارے میں کافی کچھ جاننے کے بعد ان کے دل کو تسلی ہوگئی اور موصوف نے مارچ 2014ء میں بیعت کرلی۔ پس احمدیوں کے صرف نعرے نہیں بلکہ عملی حالتیں بھی ایسی ہونی چاہئیں کیونکہ یہ بھی ذریعہ تبلیغ کا بنتی ہیں کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں پہلے بھی۔ اس لئے صرف اپنی تعلیم کو بتانے سے اثر نہیں ہوگا لیکن حقیقت میں جب لوگ عمل بھی دیکھیں گے تو پھر ہی توجہ پیدا ہوگی اس لئے یہ بہت بڑی ذمہ داری ہر احمدی پر پڑتی ہے۔

مصر سے ایک دوست محمود صاحب لکھتے ہیں کہ خدا کی قسم خدا کی قسم آپ لوگ حق پر ہیں اور کاش کہ تمام دنیا آپ کے نہج کی پیروی کرنے لگ جائے۔ الحمدللہ کہ

ہمارے والد صاحب نے بیعت کی۔ پھر میرے بھائی نے پھر والدہ نے اور پھر میں نے اور پھر میرے کزن نے اور میرے والد صاحب کے کزن نے بھی بیعت کر لی ہے۔

بہرحال یہ ان بیشمار واقعات میں سے چند ایک ہیں جن کو میں اکثر اپنی رپورٹس میں سے دیکھتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نشانات دکھا رہا ہے کس طرح لوگوں کی خوابوں کے ذریعہ رہنمائی فرما رہا ہے۔ کس طرح مخالفین کی مخالفتیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف نیک فطرت لوگوں کے دل پھیر رہی ہیں۔ کس طرح عیسائی پادری بھی اسلام کی حقانیت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کس طرح علم و عرفان میں مسیح موعود کو مان کر لوگ ترقی کر رہے ہیں۔ کس طرح اپنی عملی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ پس کیا یہ سب باتیں کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ نہیں بلکہ یقیناً یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کا پتا دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ پس ہمیں نئے آنے والوں کے واقعات سن کر جہاں اپنے اور ان کے ایمانوں میں ترقی کی دعا کرنی چاہئے وہاں مسلم امہ کے متعلق بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے اور یہ زمانے کے امام کو مان کر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔ اس وقت مسلم دنیا کی حالت قابل رحم ہے۔ لیڈر عوام پر ظلم کر رہے ہیں۔ عوام انصاف اور رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے لیڈروں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہر مفاد پرست لیڈر بن کر اپنا گروہ بنا کر بیٹھا ہوا ہے۔ مختلف فرقے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ یہ بھی نہیں سوچتے کہ کیوں اللہ تعالیٰ کے اس آخری نبی کے ماننے والوں میں اتنا فتنہ و فساد ہے۔ کیوں ترقی کے عروج پر پہنچ کر زوال کی پستیوں میں تقریباً تمام مسلمان ملک گر رہے ہیں۔ اس زوال سے بچنے اور ترقی کی منزل پر دوبارہ چلنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ وہ ہے جو خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس مسیح موعود کو مانو جس نے آخرین کو پہلوں سے ملانا ہے۔ فرقہ بندیوں کی بجائے ایک امت بن کر مسیح موعود اور مہدی موعود کے ہاتھ پر جمع ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے۔ اس کے لئے ہمیں بہت دعائیں کرنی چاہئیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دعاؤں کی توفیق دے اور انہیں قبول بھی فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے ایک حاضر جنازہ اور ایک غائب جنازہ کا اعلان فرمایا: جو جنازہ حاضر ہے وہ مکرم انتصار احمد ایاز صاحب ابن مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کا ہے۔ جن کی 28/مارچ 2015ء کو پچاس سال کی عمر میں وفات ہوگئی ہے۔ حضور انور نے انکے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا ذکر فرمایا۔ مرحوم محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کے بھانجے تھے۔ جو جنازہ غائب ہے وہ مکرم عزیزم وسیم احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ قادیان کا ہے جو 25/مارچ 2015ء کو دریائے بیاس میں ڈوب کر وفات پا گئے تھے۔ ان کی عمر 20 سال تھی 4 دن کے بعد نعش برآمد ہوئی۔ ضابطہ کی کارروائی کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

حضور انور نے ہر دو مرحومین کی مغفرت و بلندی درجات اور لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا ہونے کے لئے دعا کی۔ بعد نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

Cell :9902222345
9448333381

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

چرنی ....سے............ چراگاہوں تک

مظلوم اور امام السائحین کی درد بھری مگر بامُراد کہانی

قسط نمبر 5

(مکرم غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ)

حضرت یوز آصف کشمیر کے بنو اسرائیل کے ساتھ: یہودیوں کے بے پناہ مظالم کے بعد حسب منشاء الٰہی حضرت یوز آصف یعنی مسیح علیہ السلام اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے کی خاطر ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے رہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحیاً بتایا کہ اے عیسیٰؑ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا جاتا کہ کوئی پہچان کر آپ کو دُکھ نہ دے۔(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۳۴)

یہ ہجرت واقعہ صلیب کے بعد آپ نے کی۔ چنانچہ مشہور فارسی تاریخ دان میر محمد خوند شاہ ابن محمد اس سلسلے میں اپنی کتاب میں یوں رقمطراز ہیں:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح اس واسطے رکھا گیا کہ وہ سیاحت بہت کرتے تھے۔ ایک پشمی طاقیہ اُن کے سر پر ہوتا اور ایک پشمی کرتہ پہنے رہتے تھے اور ایک عصا ہاتھ میں ہوتا تھا اور ہمیشہ ملک بہ ملک اور شہر بشہر پھرتے تھے اور جہاں رات پڑ جاتی وہیں رہ جاتے تھے۔ جنگل کی سبزی کھاتے تھے اور جنگل کا پانی پیتے اور پیادہ سیر کرتے تھے۔ ایک دفعہ سیاحت کے زمانہ میں اُن کے رفیقوں نے اُن کیلئے ایک گھوڑا خریدا، اور ایک دن سواری کی مگر چونکہ گھوڑے کے آب و دانہ اور چارے کا بندوبست نہ ہوسکا اس لئے اس کو واپس کر دیا۔ وہ اپنے ملک سے سفر کرکے نصیبین میں پہنچے جو اُن کے وطن سے کئی سو کوس کے فاصلہ پر تھا اور آپ کے ساتھ چند حواری بھی تھے۔ آپ نے حواریوں کو تبلیغ کیلئے شہر میں بھیجا مگر اس شہر میں حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کی نسبت غلط اور خلاف واقعہ خبریں پہنچی ہوئی تھیں اس لئے اس شہر کے حاکم نے حواریوں کو گرفتار کر لیا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلایا۔ آپ نے اعجازی برکت سے بعض بیماروں کو اچھا کیا اور بھی کئی معجزات دکھلائے اس لئے نصیبین کے ملک کا بادشاہ مع تمام لشکر اور باشندوں کے آپ پر ایمان لے آیا اور نزول مائدہ کا قصہ جو قرآن شریف میں ہے وہ واقعہ بھی سیاحت کا ہے۔''

(روضۃ الصفائی سیرت الانبیاء، شائع شدہ در سنِ ۱۲۹۱، ممبئی)

غرض حضرت مسیح علیہ السلام سیاحت کرتے رہے۔ آپ نصیبین سے عراق گئے۔ ایران گئے۔ افغانستان گئے۔ ہندوستان گئے۔ ہندوستان میں ٹیکسلا گئے۔ بنارس گئے۔ اڈیشہ گئے۔ پھر یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ نیپال گئے۔ تبت گئے۔ لداخ گئے اور کشمیر بھی آئے۔ یہاں کشمیر میں بھی مختلف مقامات کا سفر کیا۔ تبلیغ کی اور ہر جگہ اپنے مبارک نشان چھوڑے۔ مؤرخین نے اپنے اپنے رنگ میں آپ کے سفر کو حقیقت کے آئینے میں دیکھنے کی پوری کوشش کی ہے لیکن سب مؤرخین کے خیالات کا جائزہ لینے کے بعد بھی بعض باتیں حل طلب یا تحقیق طلب ہیں۔ چونکہ آپ نے دو دفعہ ہندوستان کا سفر کیا ہے۔ کیا آپؑ دونوں دفعہ ان مقامات پر پہنچے یا ایک دفعہ بعض علاقوں میں اور دوسری دفعہ بعض علاقوں میں گئے۔ یہ معاملہ بہر حال تحقیق طلب ہے۔ نیز یہ معاملہ بھی تحقیق طلب ہے کہ کوہ مری پر آپ کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کا مزار ہے یا کسی اور مریم کا؟

''آثار قدیمہ سے جو اناجیل حال ہی میں نکلی ہیں اُن سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت مسیح کے ساتھ تین مریم نامی عورتیں شریک سفر تھیں۔ ایک آپ کی والدہ حضرت مریم صدیقہ۔ دوسری مریم مگدلینی۔ تیسری مریم مسیح کی بہن۔ چنانچہ ۱۹۴۵ میں بالائی مصر کے ایک قبرستان سے جو آثار برآمد

ہوئے اُن میں باطنی فرقہ کے وہ صحائف بھی تھے جن میں فلپ کی انجیل بھی شامل تھی اس انجیل میں لکھا ہے :

THERE WERE THREE WHO WALKED WITH THE LORD MARRY HIS MOTHER AND HIS SISTER AND MAGDALENE WHOM THY CALLED HIS CONSORT FOR MATY WAS HIS SISTER AND MOTHER AND HIS CONSORT (P.37)

''یعنی تین خواتین یسوع کے ساتھ ہمہ وقت شریک سفر تھیں۔ مریم اس کی ماں۔ مریم اس کی بہن اور مریم مگدلینی۔ مؤخر الذکر خاتون کو لوگ یسوع کی رفیقہ حیات بھی کہتے ہیں۔'' (مسیح کشمیر میں از محمد اسد اللہ قریشی کاشمیری مرحوم، شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

کوہ مری پر'' مائی مری دا استھان'' موجود ہے۔ انڈریاس فالبر قیصر اپنی کتاب ''حضرت مسیح کشمیر میں فوت ہوئے'' میں حضرت مریم پاکستان میں مدفون ہیں کے تحت لکھتے ہیں :

''ٹیکسلا چھوڑنے کے بعد مسیح، مریم اور توما کشمیر کی طرف روانہ ہوئے۔ لیکن مریم کو معروف ''جنّت ارضی'' دیکھنا نصیب نہ ہوئی وہ اتنے لمبے اور کٹھن سفر کی صعوبتوں کو برداشت نہ کرسکیں اور راستہ میں ہی فوت ہوگئیں ۔ یہ جگہ ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جواب اُن کی یاد میں مری کہلاتا ہے۔ یہ ٹیکسلا سے چالیس میل اور راولپنڈی سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے جس جگہ مریم دفن ہیں اُسے ''پنڈی پوائنٹ'' کہا جاتا ہے اور قبر کا نام ''مائی مری دا استھان'' ہے جس کا مطلب ہے ماں مری کی آرام گاہ۔ یہودی دستور کے مطابق قبر کا رُخ شرقاً غربًا ہے جس طریق پر حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ کی قبریں ہیں۔'' (ماخوذ از اُردو ترجمہ صفحہ ۷۰، ۷۱- شائع کردہ اورینٹل پبلشرز مانچسٹر، انگلستان)

فالبر قیصر کی طرح اور بھی محققین نے اِسی خیال کا اظہار کیا ہے کہ کوہ مری پر حضرت مریم علیہا السلام ہی کی قبر ہے۔ لیکن ایک امریکی سیاح ''مسٹر رورک'' نے ۱۹۲۹ میں HEART OF ASIA کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ یہ کتاب نیو ایرا لائبریری رورک میوزیم پریس نیویارک سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں جو وسط ایشیا کے حالات پر مشتمل ہے مصنف تحریر کرتے ہیں :

ABOUT SIX MILES FROM KASHGAR IS THE MIRIAN MAZAR THEY SO CALLED TOMB OF THE HOLY VIRGIN MOTHER OF CHRIST (P.69)

یعنی کاشغر سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر مریم مزار کے نام سے ایک مقبرہ موجود ہے یہ مقدس کنواری ''مسیح کی ماں'' کا مقبرہ کہلاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قدیم زمانہ میں کاشغر کشمیر کا حصہ تھا۔ اور یہی وہ علاقے ہیں جن میں بنو اسرائیل آکر آباد ہوگئے تھے۔ پس یہ معاملہ حل طلب ہے کہ دونوں مقامات میں سے کس جگہ حضرت مریمؑ کی قبر ہے۔ کاشغر میں یا کوہ مری پر؟ عین ممکن ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ جو مریم نام کی خواتین ہمسفر تھیں اُن میں سے ایک کوہ مری پر بھی وفات پا گئی ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

اِس ضمنی بات کے بعد پھر ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں کہ حضرت یوز آصف یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر کیونکر آئے؟ کیا یہاں واقعی بنو اسرائیل آباد تھے جن کی تلاش اُن کو تھی۔ پھر اس قدر دُور افتادہ علاقے میں کیا وہ واقعی آ گئے تھے۔ اِن سب سوالات کے جوابات اگرچہ اختصاراً آچکے ہیں لیکن پھر بھی تمام تر تاریخی، تمدنی اور معاشرتی ثبوتوں کے ساتھ اُن کو حل کرنا بہت ضروری ہے تا کہ ایک قاری پڑھ کر مطمئن ہو سکے۔

اس بات کا ذکر کیا جاچکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو تمام بنی

اسرائیل کی اصلاح وتربیت کیلئے رسول بنا کر مبعوث کیا تھا جیسا کہ سورہ آل عمران رکوع ۵ کی آیت ۵۰ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ کہ وہ رسول ہوں گے بنی اسرائیل کی طرف۔ پس ارشادِ الٰہی کے تحت آپؑ تمام بنی اسرائیل کے لئے رسول بن کر آئے تھے۔ اُدھر بنو اسرائیل یہودیوں اور ظالم بادشاہوں کے مظالم کی تاب نہ لاکر دنیا کے مختلف علاقوں میں منتقل ہوکر آباد ہوگئے تھے یا جبرًا اُن کو مختلف علاقوں میں جلاوطن کردیا گیا تھا۔ چنانچہ تمام مؤرخین جنہوں نے اِس موضوع پر قلم اُٹھایا ہے وہ اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ گمشدہ دس قبائل ہندوستان، افغانستان، تبت اور کشمیر میں آباد تھے۔ لہٰذا حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے جس طرح فلسطین اوراُس کے مضافات میں رہنے والے بنی اسرائیلیوں کو پیغام پہنچانا فرض تھا اِسی طرح دنیا کے مختلف علاقوں میں بسنے والے بنی اسرائیل کے افراد کو ڈھونڈنا اور اُن کو پیغامِ حق پہنچانا فرضِ منصبی تھا کیونکہ آپ نے خود اِس عزم کا یوں اظہار کیا تھا :

کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے تم کیا سمجھتے ہو؟ اگرکسی آدمی کی سو بھیڑیں ہوں اور اُن میں سے ایک بھیڑ بھٹک جائے تو کیا وہ ننانوے کو چھوڑ کر اور پہاڑوں پر جاکر اُس بھٹکی ہوئی کو نہ ڈھونڈ لے گا اور اگر ایسا ہو کہ اسے پائے تو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اُن ننانوے کی نسبت جو بھٹکی نہیں اس بھیڑ کی زیادہ خوشی کرے گا۔ اسی طرح تمہارا آسمانی باپ یہ نہیں چاہتا کہ اُن چھوٹوں میں سے ایک بھی ہلاک ہو۔‘‘ (متی ۱۱ تا ۱۴ / ۱۸)

پس اپنے اِس عزم کے تحت آپؑ کیلئے حد امکان تک دنیا میں آباد بنو اسرائیل تک پہنچنا ضروری تھا۔ ورنہ آپؑ کا مشن نامکمل رہتا۔ چنانچہ تاریخ دان اِسی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آپ اِلّا ماشاء اللہ ہر اُس جگہ پہنچے جہاں بنی اسرائیل آباد تھے۔ اور آپ نے سفر پیدل ہی کئے جیسا کہ پہلے تفصیلی ذکر کیا جاچکا ہے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بھی اس کی مؤید ہے کہ ’’کَانَ یَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ (کنز العمال) کہ عیسیٰ ابن مریم سیاحت کرتے تھے۔ ہمیشہ سیاحت کرنے کی وجہ سے ہی آپؑ کو امام السائحین کے نام سے بھی پکارا گیا ہے۔

پس اپنے فرضِ منصبی کو ادا کرنے کیلئے آپ کشمیر بھی آئے کیونکہ یہاں بنو اسرائیل آباد تھے پھر یہ جگہ ہر لحاظ سے محفوظ تھی چنانچہ مؤرخ کشمیر محمد الدین فوق تاریخ اقوام کشمیر میں اَلبرونی کے حوالہ سے لکھتے ہیں :

’’سر بفلک وادیوں نے جو وادی کے چاروں طرف چھائی ہوئی ہیں، کشمیر کو ایک محفوظ جائے پناہ بنا رکھا ہے۔ اس لئے بار بار کے حملوں سے تنگ آکر دوسرے ملکوں کے لوگ یہاں اقامت گزین ہوجاتے ہیں۔ کشمیری برہمن یہاں کے اصلی باشندے نہیں ہیں بلکہ دوسرے ملکوں سے آئے۔ اُن میں کئی لوگ حصولِ علم کے لئے آئے تھے اور کئی بیرونی حملوں کے خوف سے بھاگ کر یہاں پناہ لیتے تھے۔‘‘ (جلد دوم مصنفہ محمد دین فوق بحوالہ البرونی)

غرض یہاں کشمیر میں بنو اسرائیل بھی پناہ گزین ہوکر آباد ہوگئے تھے اِس طرح اور لوگ بھی آتے رہے کیونکہ یہ جگہ جائے پناہ تھی۔ محفوظ تھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام جدھر اپنے متبعین سے ملنے یہاں آئے اُدھر ذاتی تحفظ بھی اُن کے زیر نظر رہا ہوگا جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی تھی جس کا مطالعہ آپ کر چکے ہیں۔

کشمیر جنت نظیر میں بنو اسرائیل کی موجودگی: کشمیر اپنی قدرتی خوبصورتی اور حُسن کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ صانع عالم نے یہاں کے ذرّے ذرّے کو بہت ہی خوبصورت بنایا ہے۔ یہاں کے سربفلک پہاڑوں اور اُن پر بلند ترین برفانی چوٹیوں نے اس خطہ ارض کو اپنی حسین گود میں لیا ہے۔ یہاں کے دریاؤں، آبشاروں، جھیلوں، چشموں اور اُن کے پانیوں کے اندر پلتی مچھلیوں نے اِس کے حُسن کو مسحور کن بنادیا ہے۔ یہاں کے سرسبز باغات، پھولوں بھری وادیاں اور اُن باغات

میں سینکڑوں قسم کے پرندوں کے میٹھے بول انسان کیلئے جنت سے کم نہیں ہیں۔ یہاں کا موسم جدھر ٹھنڈا ہے اُدھر گرم بھی ہے مگر اعتدال کے ساتھ۔ یہاں کے موسم کے رنگ مختلف ہیں کبھی پھولوں سے معطر اور کبھی میووں سے دلفریب اور کبھی سفید برفانی چادر اوڑھے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی نہاں در نہاں قدرتوں کا ثبوت دیتے اور بزبان حال یہ گواہی دیتے ہیں کہ ہر ذرّے میں اُس کا وجود موجود ہے۔ بلاشبہ یہ جنت ارضی کہلانے کی مستحق ہے۔ چنانچہ پنڈت ہرگوپال صاحب تاریخ گلدستہ کشمیر میں رقمطراز ہیں :

''ہر ایک ملک مس یہ خطہ بے نظیر مشہور ہے اور سب قومیں اِس کو بہشت نظیر کہتی ہیں۔ ہنود اس کو زمین کا سر اور آنکھیں کہتے ہیں۔ اس کے برابر کسی ملک کو متبرک نہیں سمجھتے۔ اُن کا قول ہے کہ اُن کے تمام تیرتھ یہاں موجود ہیں۔ (ایک) شلوک (کے) معنے پاتال میں جو تیرتھ ہیں، یا زمین پر جو ہیں بہشت میں جو ہیں وہی سب کشمیر دیش میں ہیں...... مسلمان لوگ بھی اس کو بہشت نظیر اور باغ سلیمان کے نام سے پکارتے ہیں۔ اُن کی بھی بہت سی زیارتیں اور آستان بزرگوں کے یہاں ہیں۔ اُن کا قول ہے کہ حضرت سلیمان بھی یہاں آئے تھے۔ بعض کا اعتقاد ہے کہ حضرت موسیٰؑ کا گذر بھی یہاں ہوا تھا۔'' (تاریخ گلدستہ کشمیر صفحہ ۱۷)

اس کے علاوہ اور کئی مؤرخین بھی اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی یہاں آئے ہیں۔ چونکہ بنو اسرائیل یہاں آباد تھے لہذا اُن کا یہاں آنا بھی کوئی تعجب خیز نہیں ہے بعض مورخین نے یہاں تک لکھا ہے کہ اُن کی قبر بانڈی پورہ کشمیر کے متصل نیبوبال پر موجود ہے۔ ڈاکٹر برنیئر مشہور فرانسیسی مورخ نے اپنے سفر نامہ کے صفحہ ۱۷۴ پر لکھا ہے کہ کشمیر میں یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ کشمیر میں وفات پاگئے۔ چونکہ یہ ہمارا موضوع نہیں ہے لہذا اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم اس بات سے قطعًا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بنو اسرائیل کے دس قبلیوں میں سے کچھ یہاں کشمیر بھی آئے ہیں اور کشمیر کے علاوہ ایسے علاقوں میں بھی گئے اور آباد ہوئے جہاں کا موسم اور آب و ہوا اُن کے موافق تھا۔ چنانچہ تو اریخ سے ثابت ہے کہ مذکورہ گمشدہ قبائل شمال مشرق کی پوشیدہ وادیوں، گھاٹیوں اور پہاڑوں میں امن کے متلاشی بن کر روپوش ہو گئے تھے۔ اور اِن علاقوں کی مرطوب آب و ہوا اُن کو راس آئی۔ پس انہوں نے بلخ، سمرقند، تبت اور سرحدی علاقوں میں اپنا بسیرا بنایا اور یہاں ہی رہنے لگے۔ کشمیر کو خصوصیت کے ساتھ انہوں نے اپنے وطن شام کے مانند پایا بلکہ کشمیر نام ہی اسی وجہ سے پڑا ہے۔

کشمیر کی وجہ تسمیہ: کشمیری زبان اور شاعری کے مصنف عبدالاحد صاحب آزاد لکھتے ہیں :

(۱) قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آج سے دو ہزار سال پہلے یہودی شہر شام سے یہاں آئے جنکی زبان عبرانی تھی جس کا اثر کشمیری زبان پر پڑا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کشمیر کو اپنے ملک شام سے مشابہ دیکھ کر اِس کا نام ''کاشیر'' رکھا جس کے معنی شام کی مانند ہیں۔ کا (مانند) شیر (شام)

(صفحہ ۱۰، حصہ اوّل مطبوعہ جموں و کشمیر اکاڈمی)

(۲) شاہ بابر کا قول ہے کہ قوم کاش کے نام پر جو درہ سندھ سے یہاں بسنے آئی تھی اس کا نام کاشمیر ہوا بلکہ کاشغر اور کاغان وغیرہ ایسے نام کے شہر اِسی قوم کے نام سے مشہور ہوئے۔

(تاریخ گلدستہ کشمیر حصہ اوّل صفحہ ۱۰)

(۳) چند محققین نے لکھا ہے کہ سامی قبائل میں ایک قبیلہ کش نام تھا جس کی سلطنت چار ہزار سال قبل مسیح بابل میں قائم تھی اس قبیلہ نے جو آبادیاں قائم کیں وہ اُس کے نام سے مشہور ہوئیں ایک آبادی ان کی ترشیز کے قریب تھی اُس کا نام کشمیر ہو گیا۔

(نگارستان کشمیر صفحہ ۳۷، مصنفہ ناظم سیوہاروی)

(۴) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس خطہ ارضی میں ایک عابد کشپ رشی رہتے تھے

جس نے اس خطے کو آباد کیا انہی کے نام پر اس کا نام کشمیر پڑ گیا۔

(۵) صحیح خیال یہی ہے کہ بنو اسرائیل نے جب اس علاقے کو اپنے چھوڑے ہوئے علاقے کی مانند پایا انہوں نے اس کا نام کشمیر رکھا۔ کشمیری لوگ اِس کو کشیر ہی کہتے ہیں۔ یہ دراصل عبرانی لفظ ہے جو ''ک'' اور ''شیر'' سے مرکب ہے۔ ک کے معنی ہیں مانند اور شیر کے معنی ہیں سیریا یعنی شام پس کشیر کے معنی ہوئے۔ شام کے مانند اور یہ معنی درست معلوم ہوتے ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

کشمیر کا پہلا مذہب: کشمیر کو اوّل حضرت سلیمان علیہ السلام نے آباد کیا جو اسلام کے پیغمبر تھے۔ انہیں کے مطیع و متبعین آباد ہوئے اس لئے کشمیر کا پہلا مذہب اسلام ہے۔ اس کے بعد کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کشمیری کب اِس مذہب سے منحرف ہوئے۔ اب تاریخ جو پتہ دیتی ہے تو کشمیر میں ہندو مذہب کا رائج ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حضرت سلیمان ایک ہزار سال قبل مسیح پہنچے تھے۔'' (نگارستان کشمیر صفحہ ۹۸، مؤلفہ قاضی ظہور الحسن ناظم سیوہاروی)

آگے لکھتے ہیں اس لئے تخمیناً کہا جاسکتا ہے کہ ہندو مذہب کشمیر میں ۸۰۰ءقبل مسیح سے رائج ہے .... ۹۰۰ء سے قبل اسلام کشمیر میں داخل ہوا لیکن اس کی عام اشاعت تیرہویں صدی عیسوی سے ہوئی۔ (تاریخ مذکور)

اقتباس بالا میں یہ جو لکھا گیا ہے کہ کشمیر کا پہلا مذہب اسلام تھا اس سے مراد انبیاء بنی اسرائیل کے معتقدین سے ہے۔ اوپر آپ نے پڑھا ہوگا کہ بعض مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی یہاں کشمیر آئے ہیں اور اُن کے ماننے والے بھی یہاں موجود تھے چنانچہ تاریخ خلیل کے مصنف ملّا محمد خلیل ۱۸۶۶ء لکھتے ہیں :

''آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ابھی جب ختم المرسلین پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کشمیر کے مسلمان سابقہ پیغمبران اہل کتاب کے امتی بنے ہوئے تھے۔''

تاریخ حشمتِ کشمیر کے مصنف رقمطراز ہیں :

''حضرت موسیٰؑ کشمیر آگئے تھے اور لوگ آپ پر ایمان لائے۔ آپؑ کے بعد بھی وہ ایماندار رہے اور بعض نہیں رہے۔ وہ یہیں وفات پاگئے اور دفن بھی یہیں ہوئے۔ باشندگان کشمیر آپ کی قبر کو پیغمبر اہل کتاب کی زیارت سے موسوم کرتے ہیں۔''

(حشمتِ کشمیر صفحہ ۷ مصنفہ عبدالقادر بن قاضی القضاۃ ماخوذ از مسیح کشمیر میں از عزیز کاشمیری)

بھوشن پران کے مطابق بنی اسرائیل ہندوستان کے کثیر حصوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے :

''سرسوتی ندی کے پوتر برہم ورت کے ماسوا سارا جگت ملیچھ اچار یہ حضرت موسیٰؑ کے پیروں سے بھرا پڑا ہے۔''

(پرتی سرگ پرب کھنڈ ا ادھیائے ۵ شلوک ۳۰)

پنجاب و ستلج اور جمنا کے درمیانی علاقہ کو ہندو برہماورت کہتے تھے۔ اس کے علاوہ ساری دنیا پیروان موسیٰؑ سے مذکور شلوک کے مطابق بھری پڑی تھی۔

بنی اسرائیل :: اس بات کا ذکر ہم کر چکے ہیں کہ تمام کشمیری بنی اسرائیل نہیں ہیں بلکہ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے ہیں جو پناہ کی تلاش یا حصول علم کیلئے یہاں آئے ہیں۔ کشمیر علم و ادب کا گہوارہ بھی رہا ہے۔ چنانچہ تاریخ اقوام کشمیر کے مشہور مصنف محمد دین صاحب فوق بحوالہ البرونی لکھتے ہیں :

''بار بار کے حملوں سے تنگ آ کر دوسرے ملکوں کے لوگ یہاں اقامت گزین ہوجاتے ہیں۔ کشمیری برہمن یہاں کے اصلی باشندے نہیں ہیں بلکہ دوسرے ملکوں سے آئے تھے۔ وہ برہمن ہی نہیں تھے بلکہ مختلف ممالک کے مختلف اقوام میں سے تھے۔ اُن میں کئی لوگ حصول علم کے لئے آئے تھے اور کئی بیرونی حملوں کے خوف سے بھاگ کر یہاں پناہ لیتے تھے۔'' (تاریخ اقوام کشمیر جلد دوم)

لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بنو اسرائیل کی اچھی تعداد یہاں پناہ

گزیں ہوئی تھی اور اب اُن کی اولاد ہر طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔اور ایک محقق کو اُن کو پرکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کیونکہ وہ اپنے خدوخال اور چہرے بشرے سے خود ہی گواہی دیتے ہیں کہ یہ بنو اسرائیل ہیں۔

ڈاکٹر برنیئر صاحب لکھتے ہیں : پیر پنچال کی پہاڑیوں سے گذر کر جب میں اس ملک (کشمیر) میں داخل ہوا تو سرحدی دیہات کے باشندوں کو دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی جو یہودیوں جیسے دکھائی دے رہے تھے اُن کی صورتیں اور عادات اور وہ ناقابل بیان خصوصیات جن سے ایک سیاح مختلف اقوام کے باشندوں کو شناخت اور تمیز کرسکتا ہے۔سب یہودیوں کی پرانی قوم جیسی معلوم ہوتی ہے۔آپ میرے بیان کو محض خیالی افسانہ نہ سمجھیں ان دیہاتیوں کے یہودی نما ہونے کی نسبت ہمارے فادر جوزایئٹ اور دوسرے یورپنیوں نے بھی میرے کشمیر آنے سے بہت پہلے ایسا ہی لکھا ہے۔''

(برنیئر ٹریولز ان مغل ایمپائر صفحہ ۴۳،۳۲)

جارج فارسٹر: :دوسرے مغربی مفکر جارج فاسٹر لکھتے ہیں :

''جب پہلے پہل کشمیریوں کو میں اُن کے ملک کشمیر میں دیکھا تو ان کے لباس ان کے چہرے کی بناوٹ جو لمبا اور سنجیدہ طور کا تھا اور ان کی داڑھی کی وضع سے میں نے خیال کیا کہ گویا میں یہودیوں کی قوم میں آ گیا ہوں۔''

(جارج فارسٹر لیٹرس آن اے جرنی فرام بنگال ٹو انگلینڈ جلد دوم صفحہ ۴۰، ۱۸۷۳)

ایک پادری کی رائے : : کاترو عیسائی پادری جس نے سلطنت مغلیہ کی جنرل تاریخ ۱۷۰۸ء میں لکھی تھی کہتا ہے کہ :

''کشمیری یہودیوں کی اولاد ہیں۔'' (جنرل تاریخ صفحہ ۱۹۵)

سر فرانسیس ینگ ہسبنڈ کی رائے : : کشمیری گمشدہ بنی اسرائیل کے قبائل ہیں اور یقیناً جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا ہے کشمیر میں ہر طرف انجیلی نمونہ کے لوگ دیکھے جاسکتے ہیں۔ بالخصوص بلند دیہات میں یہاں اسرائیلی چرواہے اپنے ریوڑوں کو چراتے اور ہانکتے کسی بھی دن دیکھے جاسکتے ہیں۔

(سر فرانسیس ینگ ہسبنڈ سابق ریذیڈنٹ کشمیر در کشمیر صفحہ ۱۱۲)

ایک مشہور یورپی ماہر تعلیم کا اعتراف : : کشمیری گمشدہ بنی اسرائیل کے قبائل میں سے ہیں۔ بہت سے یہودیوں کی جیسی ناکیں رکھتے ہیں۔اسی طرح اُن کے مال سے محبت اور ہمسایوں سے زیادہ مفاد حاصل کرنا بڑے ثبوت ہیں۔'' (سی ای ٹنڈل بسکو، کشمیر اِن سَن شائن اینڈ شیڈ صفحہ ۱۳۵)

کاولے لیمرٹ کی رائے : : یہ مفکر اپنی کتاب کشمیر اور لداخ میں ٹرپ ۱۸۷۷ء صفحہ ۲۴ پر رقمطراز ہیں۔

''عورتیں وہی ڈھیلا فرن پہنتی ہیں جو مردوں کے فرن سے ذرا لمبا ہوتا ہے اور اپنے سر پر کپڑے کی ایک چوڑی ٹوپی یہودی وضع قطع کی رکھتی ہیں۔''

(یہ سلسلہ اب ناپید ہے- ناقل)

حضرت سید میر علی ہمدانیؒ کی تائید : : حضرت شاہ ہمدان سید میر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ چودھویں صدی عیسوی میں کشمیر تشریف لائے انہوں نے وادی کو گویا کشمیر میں اسرائیلیوں کی آبادکاری کی تائید میں ''باغ سلیمان'' کا نام دیا تھا۔ (کشیر مصنفہ ڈاکٹر صوفی ماخوذ از مسیح کشمیر میں از عزیز کاشمیری)

مولانا حکیم نجم الغنی خان پٹھان مؤرخ کی رائے : : مرحوم خان سے مشہور پٹھان مؤرخ گذرے ہیں وہ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''اخبار الصنادید'' میں پٹھانوں کے متعلق لکھتے ہیں :

یہ لوگ انہی جلاوطن دس قبائل میں سے ہیں .... اور انہی اسرائیلیوں میں سے کشمیری بھی ہیں جو اپنی شکل اور پیرائے میں افغانوں سے بہت کچھ ملتے ہیں۔'' (اخبار الصنادید جلد اوّل صفحہ ۳۶)

خواجہ حسن نظامی کی شہادت: :''کشمیری مسلمانوں کا بہت اچھی طرح سے مطالعہ کیا اور پورا یقین ہوگیا کہ اس ملک میں ضرور بنی اسرائیل آئے تھے اور یہ لوگ اسی نسل سے ہیں'' (رسالہ درویش دہلی جلد ۷ نمبر ۶)

(باقی ان شاءاللہ آئندہ)

Dr. Z.A. Farhan
MBBS, DNB, PGDCC
CARDIOLOGIST
Ph : 9866256598
8008591438

COR CLINIC

Ground Floor, Satya Apartments, Near Golconda Hotel,
Masab Tank, Hyderabad-500028. T.S.
E-mail : cor.farhan@gmail.com

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS

BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ:255)

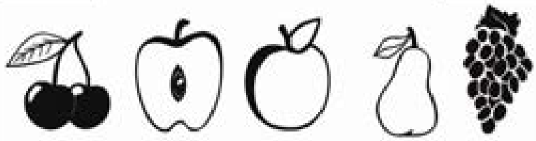

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9622584733, 9596285244

Taher Ahmed siddiqui
Mujeeb ur Rehman
Cell : 8019648423
9391118181

Love For All Hatred For None

A.A. TRADERS
General Items, Tailoring Material,
Sports Items, Birthday Items Etc.

Shop No. : 17-2-595/5, Madannapet Mandi,
Sayeedabad, Hyderabad - 500059. (T.S.)

EXIDE care
EXIDE Loves Cars & Bikes
Authorised
EXIDE Care Dealer : AUTO SERVICE
UNINTERRUPTED
POWER BACK-UP
ADVANTAGE
EXIDE
INVAsmart
EXTRA LIFE
36
INDIA MOVES ON EXIDE
EXIDE
Estd. 1946
MUJEEB AHMED
AUTO SERVICE
15-2-397, Opp. Hotel Rajdhani,
Siddiamber Bazar, Hyderabad-12.
: 040-2460 0423, 2465 6593
Cell : 9440996396

خلافت راشدہ بنام مصنوعی خلافت

(محمد کلیم خاں مبلغ انچارج بنگلور، کرناٹک، انڈیا)

یہ ایک حقیقت ہے کہ خلافت کا مسئلہ اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ایک ہے۔ اور یہ بھی کہ اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا جب تک کہ خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفائے کرام کے ذریعہ سے ہی اسلام نے ترقی کی ہے۔ اور آئیندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کریگا۔ اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے۔ اور آئیندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کریگا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار خلفاء راشدین کا شاندار دور ہی اِس بات کا ثبوت ہے اِس لئے ارادی یا غیر ارادی طور پر ہر جاننے والا یہی جانتا ہے کہ خلفاء کے ذریعہ ہی اسلام ترقی کریگا۔ اور اسی طرح ابتدائی دور کے خلفاء (حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ) کی شہادت کو عظیم نقصان قرار دیا گیا ہے۔ اور خلافت کے قیام کی کوششیں کی گئی ہیں۔ مگر یہ کوششیں کرنے والے آیت استخلاف (سورہ نور آیت 56) پر غور نہیں کرتے یہاں صاف لکھا ہے کہ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ غیر اللہ کا ہرگز یہ کام نہیں ہے۔ یہ لوگ خلافت کی اہمیت، ضرورت اور افادیت کے تو قائل ہیں۔ مگر خلافت کِس ذریعہ سے حاصل ہوا کرتی ہے اس طرف غور نہیں کرتے۔ اس کے لئے آیت استخلاف کے ساتھ خود خلفائے راشدین کے ارشدات بھی قابل غور ہیں۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد خلافت راشدہ کا دور منقطع ہوگیا۔ بعد کے دور میں خلافت بنواُمیہ، خلافت عباسیہ وغیرہ کے نام سے برائے نام ہی خلافت چلی ہے جو ہرگز خلافت راشدہ نہیں تھی۔ اور نہ ہی ویسے ثمرات ظاہر ہو رہے تھے جو خلافتِ راشدہ سے میسّر تھے۔

پھر اہل تشیع فرقہ کے لوگوں نے حضرت علیؓ کی واحد خلافت کو خلافت بِلا فصل مان کر دوسری خلافتوں کی بڑی تذلیل کرنے کی کوششیں کی ہیں تاہم اہل فہم لوگ خلافت راشدہ کی برکات کو حاصل کرنے کی ناجائز کوشش کرتے رہے ہیں۔ ترُکی کی خلافت جنگ عظیم اول (1st World War 1914-18) جو بعد میں تحلیل ہوگئی۔ اس دردناک صورتحال اور مسئلہ کی اہمیت کے تعلق سے راشد شاذ صاحب فرماتے ہیں:

''اِس وقت پوری امت خلافت اسلامی سے محرومی کی زندگی گذار رہی ہے ڈیڑھ بلین مسلمانوں کا اِس وقت نا تو کوئی امیر ہے اور نہ ہی اُن کے امور کا محافظ کوئی خلیفۂ وقت۔''

''منصب خلافت کا قیام اُمت کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ اور یہ کہ خلیفہ کے بغیر اُمت مسلمہ کا کوئی تصور نہیں ہوسکتا۔''

''ہماری بہت سی اجتماعی کوششیں صرف اِس لئے رنگ نہیں لا پاتیں کہ فیصلہ کن مرحلہ میں بہت سے امیر اور بہت سے قائد وجود میں آجاتے ہیں۔ اُمت کو اس انتشار سے صرف خلیفہ کی ذات ہی بچا سکتی ہے۔ اِس لئے کہ خلیفہ کے حکم اتباع کے لئے مسلمان مذہبی طور پر پابند ہیں۔''

''البتہ ایسے لوگوں کی کمی ہے جو اس عظیم الشان مہم کی قیادت کے لئے اور اُسے قوت فراہم کرنے کے لئے صرف اللہ کی رضا کی خاطر اپنا سب کچھ اسی مہم کو پیش کرسکیں۔''

''الحمدللہ کہ خلافت پارٹی نے اِس کام کا بیڑہ اُٹھایا ہے مسلمان کی حیثیت سے ہمارا یقین ہے کہ انسانی معاشرہ کو انصاف کی بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے خلافت سے بہتر نظام نہیں ہم نے خلافت پارٹی کے ذریعہ اس کام (یعنی خلافت کا قیام دوسرے الفاظ میں خلیفۂ وقت کا تقرر-ناقل) کو انجام دینے کا تہیہ کیا ہے۔ خلافت ہماری سیاست کی اثاث بھی ہے اور ہماری اُخروری فلاح کا ذریعہ بھی (خلافت تمام مسائل کا حل

صفحہ 5 تا 10 شائع کردہ ملی پبلکیشن دہلی 110025 طبع اول 1999ء)

یہ ’’خلافت پارٹی‘‘ اپنے دعویٰ کے سال سے اب تک کیا کر چکی ہے اس کا تو اب بھی اسلامی دُنیا انتظار کر رہی ہے۔ جبکہ ترُکی کی خلافت کے زوال کے بعد 1920 سے ’’خِلافت کمیٹی‘‘ کتنے ’’خلفاء‘‘ بنا چکی ہے۔ وہ بھی دُنیا دیکھ ہی رہی ہے۔ یہ خلافت کمیٹی والے ہوں یا خلافت پارٹی والے ہوں اِنکو ہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تعالیٰ کے الفاظ میں بتانا چاہتے ہیں کہ:

’’سارا عالم مل کر زور لگالے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ خلافت کا تعلق خدا تعالیٰ کی پسند سے ہے اور خدا کی پسند اُس شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحب تقویٰ سمجھتا ہے اور اِس کے بعد پھر وہ متقیوں کا ایک گروہ اپنے گروہ پیدا کرتا ہے۔‘‘ (الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2/اپریل 1993ء منقول از بدر خلافت نمبر 28-21/مئی 2009ء صفحہ نمبر 23)

نادان سمجھتا ہے جس کام کو خدا کرتا ہے وہ کام وہ بندہ کر لے گا تاہم شکست خوردہ ذہنیت کو چھپانے کے لئے کئی لوگ اپنے ناموں کے ساتھ ’’خلیفہ‘‘ لگا کر خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں چنانچہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں اللہ تعالیٰ نے جس خلافت علیٰ منہاج النبوت کو قائم فرمایا وہ 27/مئی 1908ء سے جاری ہے۔ اِس کے بالمقابل بعض میاں مٹھو قسم کے خود ساختہ خلیفہ کا ذکر کرتے ہوئے اور ایک امر واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

’’واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب کی یہ بات کہ ہم خلافت کے خواہش مند نہیں ہیں اِس کا صِرف یہ مطلب تھا کہ لفظ خلافت کے خواہشمند نہیں ہیں نہیں ہیں کیونکہ اِن لوگوں نے خلافت کی جگہ ایک نئے قِسم کا عہدہ پریذیڈنٹ (President) یا امیر جماعت کا وضع کر لیا ہے جو عملاً خلیفہ کا مترادِف سمجھا جاتا ہے۔ اور اُس کے مدعی اِس وقت مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ اور خواجہ صاحب تو اب اپنے آپ کو خلیفۃ المسیح لکھتے ہیں۔ گو ان کو خلافت کی کوئی بات بھی میسر نہیں۔ اور شائد یہ خطاب جو انکے دوستوں نے اِن کو دیا ہے اور اُنہوں نے بھی اپنے لئے پسند کر لیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا کے طور پر ہے۔ تا کہ دُنیا دیکھ لے کہ وہ خلافت کے اس قدر شائق تھے کہ الگ رہا اگر خلافت نہ ملے تو خالی نام ہی سے وہ اپنا دِل خوش کرتے ہیں۔ (آئینہ صداقت صفحہ 125 مطبوعہ قادیان)

اسی طرح دھینگہ مستی سے بھی خلافت قائم کرنے کی کوشش کرنے والوں کے تعلق سے ایک خبر دُنیا میں یہ آئی کہ:

’’برطانیہ میں موجود اسلامی تنظیم کا پلان‘‘

’’The Sunday Times کا خلاصہ‘‘

’’پاک میں تختہ پلٹ کی سازش دہشت گرد تنظیم‘‘

لندن، برطانیہ: اسلامک دہشت گرد تنظیم پاکستان میں خلیفہ راج قائم کرنے کی سازش بنائی ہے۔ جس میں کئی اسلامی قانون لاگو کئے جا سکیں گے۔ اسلامی قانون کے لئے خلافت سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ (Daily Hindustan 6-7-2009) ایک طرف خلافت کے قیام میں سخت ناکامی اور محرومی۔ تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ (خلافت راشدہ احمدیہ) کو ختم کرنے کی بھی کوششیں ہوتی رہی

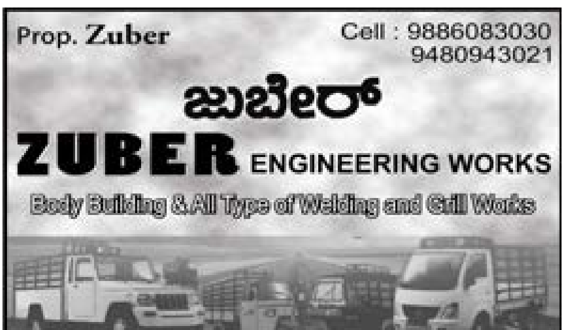

ہیں ایک دردناک اور عبرتناک اور سبق آموز واقعہ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ:

’’خلافت کے قلع قمع کی ایک نہایت بھیانک سازش تھی جس کی پہلی کڑی یہ سوچی گئی تھی کہ خلیفہ وقت کو اگر وہ کسی طرح بھی مسلمان ظاہر کرے۔ اپنے آپ کو تو فوری طور پر قید کر کے تین سال کے لئے جماعت سے الگ کر دیا جائے اور ہمارے آنے کے بعد جو اطلاعیں ملیں۔ اُن سے معلوم ہوا کہ یہ آرڈرس (Orders) جا چکے تھے۔ بلکہ بعض حکومت کے افسران نے جو بڑے ذمہ دار اور اوپر کے افسران ہیں انہوں نے بعض احمدیوں کو بتایا کہ حیرت کی بات ہے تم لوگ کس طرح اتنی جلدی حرکت میں آگئے اور تمہیں کیسے پتہ چلا کہ کیا ہونے والا ہے۔ کیونکہ آرڈر یہ تھے کہ اگر یہ خطبہ دے جو آرڈیننس (Ordinance) کے دوسرے دن آرہا تھا تو خطبہ چونکہ ایک اسلامی کام ہے۔ اور صرف اِسی بہانے پر اس کو پکڑا جا سکتا ہے کہ تم مسلمان بنے ہو خطبہ دے کر تشہد پڑھا ہے اس کے نتیجہ میں پکڑا جا سکتا ہے۔۔۔ ایک رات پہلے یہ مَیں عہد کر چکا تھا کہ خدا کی قسم میں جان دوں گا احمدیت کی خاطر اور کوئی دُنیا کی طاقت مجھے روک نہیں سکے گی۔ اور اُس رات خدا تعالیٰ نے مجھے ایسی اطلاعات دیں کہ جنکے نتیجہ میں اچانک میرے دل کی کایا پلٹ گئی اُس وقت مجھے محسوس ہوا کہ کتنی خوفناک سازش ہے جماعت کے خلاف جسے ہر قیمت پر مجھے ناکام کرنا ہے اور وہ سازش یہ تھی کہ جب خلیفۂ وقت کو قتل کیا جائے اور جماعت اُس پر ابھرے تو پھر نظام خلافت پر حملہ کیا جائے۔ ربوہ کو ملیا میٹ کیا جائے۔ فوج کشی کے ذریعہ اور وہاں نیا انتخاب نہ ہونے دیا جائے خلافت کا وہ Institution ختم کر دی جائے۔ اُس کے بعد دنیا میں کیا باقی رہ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اپنے کام ہوتے ہیں۔ اور جن حالات میں اللہ تعالیٰ نے نکالا یہ اُس کے کاموں ہی کا ایک ثبوت ہے۔ یہ نہیں مَیں کہتا کہ یہ ہو سکتا تھا۔ ناممکن تھا کہ یہ ہو جاتا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں سے ایمان اُٹھ جاتا دُنیا کا۔ کہ خدا نے خود ایک نظام قائم کیا ہے۔ خود اِس کے ذریعہ ساری دُنیا میں اسلام کے غلبہ کے منصوبے بنا رہا ہے۔ اور پھر اِس جماعت کے دل پر ہاتھ ڈالنے کی دشمن کو توفیق عطا فرما دے۔ جس جماعت کو اپنے دین کے احیاء کی خاطر قائم کیا ہے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا کہ دُشمن کی ہر تدبیر ناکام کر دی۔ اس ایک تدبیر کو ناکام کر کے اتنا بڑا احسان ہے خدا تعالیٰ کے اُس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کتنے خوفناک نتائج سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بچا لیا کتنی بڑی سازش کو کلیۃً ناکام کر دیا۔ (بحوالہ خطبات طاہر جلد سوم صفحہ 766)

خلافت بنانے کی انسانی سازش ناکام ہوتی ہے اور خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ اور خلافت کو مٹانے کی سازش بھی ناکام ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

’’آج امت مسلمہ میں کتنی کوششیں ہو رہی ہیں۔ خلافت کے قیام کے لئے لیکن وہ بار آور نہیں ہو سکتیں اور کبھی نہیں ہو سکتیں اِس لئے کہ یہ لوگ اللہ کی مرضی کے بجائے اپنی مرضی کا دین جاری کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ کی بھیجی ہوئی خلافت کی اطاعت کے بجائے بندوں کی بنائی ہوئی خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ تم کوششیں کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کر سکو گے تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگری پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کر سکیں گی۔ قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔‘‘ (اخبار بدر خلافت جوبلی نمبر دسمبر 2008ء صفحہ نمبر 28 اور 33)

’’اب اِسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار‘‘

اعلان نکاح

مورخہ 6 اپریل 2015ء کو خاکسار کی بھتیجی ناہدہ سونم بنت مکرم ناصر احمد صاحب گلبرگی آف یادگیر کرناٹک کا نکاح مکرم ناصر احمد ملا ابن مکرم عبد الرشید صاحب ملا ساکن بہرام پور ضلع مرشد آباد بنگال کے ساتھ مبلغ 200000 (دو لاکھ) روپے حق مہر پر مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں پڑھایا۔ احبابِ جماعت سے ان دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیاوی لحاظ سے اس رشتہ کے باعث برکت ہونے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(ظفر احمد گلبرگی۔ کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

بقیہ از صفحہ 26

اطفال الاحمدیہ کی جانب سے ایک وقار عمل منعقد کیا گیا جس میں بھاری برف باری کی وجہ سے جو راستہ بند ہوا تھا اُن سے برف ہٹائی گئی۔ اور ایک وقار عمل کے زریعہ مسجد نور کی صفائی کی گئی اور مسجد کے اردگرد کے راستوں کو بھی صاف کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

9۔ بلونگی، کوپل: (از محمد اکرام معلم سلسلہ) مورخہ 20 فروری کو ایک مثالی وقار عمل منعقد کیا گیا۔ اسی روز ایک کرکٹ میچ کا بھی انعقاد کیا گیا۔ نماز مغرب کے بعد جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جس میں مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 72 افراد مشتمل تھی۔

10۔ برہ پورہ، بہار: (از سید آفاق احمد معلم سلسلہ) مورخہ 23 مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ برہ پورہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جس میں مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس جلسہ کی کاروائی بذریعہ لاوڈ سپیکر غیر از جماعت افراد تک بھی پہنچائی گئی۔

Contact (O) 04931-236392
09447136192
C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor Contact : 09745008672
C. K. WOOD INDUSTRIES
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

NAVNEET JEWELLERS
Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

سیرت سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ

(از اطفال الاحمدیہ قادیان)

سیدنا حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے وصال کے بعد آپ کا پہلا خلیفہ ہونے کا شرف عطا فرمایا۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے آپؓ کی ملاقات کی تقریب اس طرح پیدا ہوئی کہ آپؓ جموں میں تشریف فرماتے کہ وہاں کے وزیر اعظم کی وساطت سے آپ کو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا ایک اشتہار جس میں مخالفین اسلام کو نشان نمائی کی دعوت دی گئی تھی ملا اس پر آپ کو قادیان آنے اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوا۔ چنانچہ جب آپ قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے ملاقات کی تو پہلی ملاقات میں ہی حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور میری بیعت لے لیں۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ کے حکم کے بغیر اس معاملہ میں کوئی قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ پر حضور وعدہ فرمائیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم آجائے سب سے پہلے میری بیعت لی جائے۔ آپؑ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ انشاءاللہ آپ ہی کو پہلے بیعت کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے باذن الٰہی 23؍مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں پہلی بیعت لینے کا اہتمام فرمایا تو سب سے پہلے حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین صاحب بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی بیعت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اپنی کتاب ’’ازالہ اوہام‘‘ میں فرماتے ہیں:

’’انہوں نے ایسے وقت میں بلاتردد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں۔ اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہد بیعت فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سست اور متذبذب ہو گئے تھے تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے اس دعویٰ کی تصدیق میں کہ مَیں ہی مسیح موعود ہوں قادیان میرے پاس پہنچا جس میں یہ فقرات درج تھے: اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 521)

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بعض تم میں سے ایسے بھی صادق ہیں کہ انہوں نے کسی نشان کی اپنے لئے ضرورت نہیں سمجھی گو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اِنکو سینکڑوں نشان دکھلائے لیکن اگر ایک بھی نشان نہ ہوتا تب بھی وہ مجھے صادق یقین کرتے اور میرے ساتھ رہتے۔ چنانچہ مولوی نورالدین صاحب کسی نشان کے طالب نہیں ہوئے انہوں نے سنتے ہی آمنا کہہ کر اور فروتنی ہو کر صدیقی عمل کر لیا لکھا ہے حضرت ابو بکر شام کی طرف گئے ہوئے تھے واپس آئے تو راستہ میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کی خبر پہنچی وہیں انہوں نے تسلیم کر لیا۔‘‘ (بحوالہ حیات نور صفحہ 261)

اللہ تعالیٰ پر کامل توکل

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو آپکا خدائے واحد ویگانہ پر کامل یقین اور ایمان تھا اور آپ کے دل میں کبھی غیر اللہ کا خیال بھی نہیں گزرا۔ آپ کے توکل علی اللہ کے بے شمار واقعات میں سے ایک واقعہ پیش ہے۔ پنڈ دادنخاں میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کرتے تھے وہاں ایک دن مدارس کے ایک انسپکٹر آگئے۔ انہوں نے لڑکوں کا امتحان بھی لیا۔ حضور فرماتے ہیں:

''بعد میں مجھے کہنے لگا کہ میں نے سُنا ہے کہ آپ بڑے لائق ہیں اور بڑی لیاقت سے آپ نے نارم وغیرہ پاس کر کے بہت عمدہ اسناد حاصل کی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسی باعث سے آپ کو اس قدر ناز ہے۔ میں نے یہ بات سُن کر کہا کہ جناب ہم اس ایک بالشت کے کاغذ کو خدا نہیں سمجھتے اور ایک شخص کو کہا کہ بھائی اُس بُت کو ذرا نکال کر تو لاؤ۔ پھر اس کے سامنے ہی منگا کر اس کو پھاڑ ڈالا اور دکھا دیا کہ ہم کسی چیز کو خدا کا شریک نہیں مانتے۔ اس شخص کو میرے اس طرح اپنی اسناد کو پھاڑ ڈالنے کا رنج بھی ہوا جس کا اُسنے نہایت تاسف سے اظہار کیا اور کہنے لگا کہ آپ کے اس نقصان کا باعث میں ہوا ہوں نہ میں اس بات کو کہتا اور نہ آپ کا یہ نقصان ہوتا لیکن حقیقت میں جب سے میں نے اس ڈپلومہ کو پھاڑا تب ہی سے میرے پاس اس قدر روپیہ آتا ہے کہ جسکی کوئی حد نہیں میں نے لاکھوں روپیہ کمایا ہے۔'' واقعی غیر اللہ سے انقطاع کے معاملہ میں آپکو عدیم المثال مقام حاصل تھا۔

آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سب مریدوں سے وہ اول نمبر پر ہے اور غیر اللہ سے انقطاع میں اور ایثار اور خدمت دین میں وہ عجیب شخص ہے۔'' (حمامۃ البشریٰ)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میرے سب دوست متقی ہیں لیکن ان سب سے زیادہ متقی، عالم، صالح، فقیہہ ایک مبارک بزرگ ہے جس کا نام مولوی حکیم نورالدین بھیری ہے۔'' (حمامۃ البشریٰ صفحہ 15)

مالی قربانی

آپ کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسبت کے لحاظ سے ہاشمی ہے جو کہ اسلام کے سرداروں میں سے اور شریف والدین کی اولاد میں سے ہے۔ پس مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا اور ایسا سرور ہوا جس طرح کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملنے سے خوش ہوئے تھے اور میں اپنے سب غموں کو بھول گیا جب سے کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میں نے دین کی نصرت کی راہوں میں اس کو سابقین میں سے پایا اور مجھ کو کسی شخص کے مال نے اس قدر نفع نہیں پہنچایا جس قدر کہ اس کے مال نے جو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے دیا اور کئی سال سے دیتا ہے۔''

نیز فرمایا:

''اُس نے اپنا تمام چیدہ مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا ہے۔'' حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ خطوط جو آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی فدائیت میں لکھے اُن کو پڑھیں تو اُن میں صدیقیت کی خوشبو مہکتی دکھائی دیتی ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

''میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مُراد کو پہنچ گیا۔''

نیز لکھا:

''مجھے آپ سے نسبتِ فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو۔''

قرآن کریم سے عشق

قرآن کریم سے آپکی محبت کا اندازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے لگایا جاسکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

جس طرح اس کے دل میں قرآن کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ایسی محبت اور کسی کے دل میں نہیں دیکھتا۔ وہ قرآن کا عاشق ہے اور اسکی پیشانی میں آیات مبین کی محبت چمکتی ہے اسکے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نور ڈالے جاتے ہیں۔ پس وہ ان نوروں کے ساتھ قرآن شریف کے وہ دقائق دکھاتا ہے جو نہایت بعید اور پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اور اس کی اکثر خوبیوں پر مجھے رشک آتا ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام بحوالہ مرقاۃ الیقین صفحہ 141)

آپؓ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے حکم کی تعمیل میں ایک پیر پر کھڑے رہتے ہیں۔ایک مشہورواقعہ پیش ہے۔

محترم جناب حکیم محمد صدیق صاحب آف میانی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب آپ مطب میں بیٹھے تھے اردگرد لوگوں کا حلقہ تھا۔ایک شخص نے آ کر کہا کہ مولوی صاحب! حضور یادفرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی اس طرح گھبراہٹ کے ساتھ اُٹھے کہ پگڑی باندھتے جاتے تھے اور جوتا گھسیٹتے جاتے تھے۔گویا دل میں یہ تھا کہ حضور سے حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔ پھر جب خلیفہ ہو گئے تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تم جانتے ہو نہ نورالدین کا یہاں ایک معشوق ہوتا تھا جسے مرزا کہتے تھے۔نورالدین اسکے پیچھے یوں دیوانہ پھرا کرتا تھا کہ اِسے اپنے جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں ہوا کرتا تھا۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میرے کلام کے سننے کے لئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لئے وہ اپنے اصلی وطن کی یاد کو چھوڑ دیتا ہے اور میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت نفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔‘‘(بحوالہ مرقاۃ الیقین صفحہ 40)

اسلام کی خاطر مجاہدہ اور آپ کی تصانیف: حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب میں ’’فصل الخطاب‘‘ اور آریوں کے اعتراضات کے جواب میں ’’تصدیق براہین احمدیہ‘‘ عبدالغفور نامی مرتد کے اعتراض کے جواب میں ’’نورالدین‘‘ نامی کتاب تصنیف فرمائی اوراس طرح آپ نے قلمی جہاد میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا بھرپور ساتھ دیا۔

آپ کی زبردست عالمانہ ومتقیانہ شان کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ ایک بار آپ نے سرسید احمد خان سے عرض کیا کہ جاہل پڑھ کر عالم بنتا ہے اور عالم ترقی کر کے حکیم ہوجاتا ہے۔حکیم ترقی کرتے کرتے صوفی بن جاتا ہے مگر جب صوفی ترقی کرتا ہے تو کیا بن جاتا ہے؟ اسکے جواب میں سرسید نے لکھا کہ جب صوفی ترقی کرتا ہے تو وہ نورالدین بنتا ہے۔(حیات نور صفحہ 217)

استحکام خلافت: آپکی سیرت کا ایک بے حد اہم اور نمایاں پہلو یہ ہے کہ آپ نے خلافت کو استحکام عطا فرمایا۔ آپ کے خلافت پر متمکن ہوتے ہی بعض لوگوں نے اندرونی طور پر ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔آپ نے ان سب کا سدباب کیا۔ یہ ایک لمبی تفصیل ہے۔مخالفین ناخن تک کا زور لگالیا کہ کسی طرح خلافت کومٹادیں اوراسکی جگہ انجمن کوخلیفہ بنایا جائے لیکن یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا حوصلہ تھا۔آپکی روحانی بصیرت تھی کہ آپنے تمام مخالفتوں کا ڈٹ کرمقابلہ کیااورنظامِ خلافت پرآنچ نہ آنے دی۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی آپؓ تعریف وتوصیف میں فرماتے ہیں:

چہ خوش بودے اگر ہر یک زِ امت نورِدیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُراز نور یقین بودے

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کی سیرت کواپنانے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

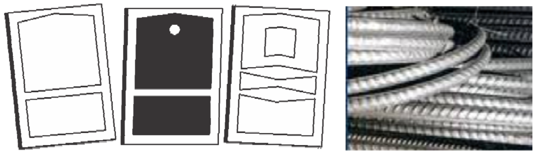

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

124واں جلسہ سالانہ قادیان
26، 27، 28 دسمبر 2015ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124ویں جلسہ سالانہ قادیان کے لئے مورخہ 26،27،28 دسمبر 2015ء(بروز ہفتہ، اتوار ،سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔احباب جماعت ابھی سے دُعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

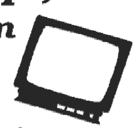

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

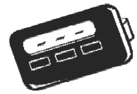

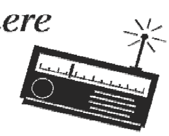

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

اسلام میں مالی قربانی کی اہمیت و برکات

از قلم نوید الفتح شاہد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اِس عالم میں جتنی چیزیں بھی ہیں وہ فنا ہونے والی ہیں۔ ان میں سے ایک چیز مال ہے۔ اور مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں فنا کرنا دراصل اسلام ہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے واضح انداز میں فرمایا

اسلام چیز کیا ہے؟ خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 17 روحانی خزائن جلد 21)

خدا تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ اس کے نیک بندے اپنی محبوب ترین چیز یعنی مال کو اس کی راہ میں خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ (آل عمران 93)

یعنی ”تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔“ (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں وہ اس نیت سے پیش نہیں کرتے کہ انہیں واپس ملیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضاء مدنظر ہوتی ہے لیکن جس کے حضور وہ پیش کرتے ہیں یہ اس کا اپنا معاملہ ہے کہ وہ لازماً واپس کرتا ہے اور بہت بڑھا کر واپس کرتا ہے۔

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ (البقرۃ:262)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب فرمایا کہ:

"مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ۔ (ترمذی)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی کلام میں فرماتے ہیں:

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَه۔ وَيُبَارِكَ اللّٰهُ فِي مَالِهٖ وَاَهْلِهٖ وَعِيَالِهٖ۔ وَمَا تُنْفِقُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ عَائِدٌ اِلَيْكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا تَرَوْنَ خُسْرًا فَاِنْ اَعْطَيْتُمْ بَذْرًا فَلَكُمْ زَرَاعَةٌ، وَاِنْ اَعْطَيْتُمْ قَطْرَةً فَلَكُمْ بَحْرٌ فَضْلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (نور الحق الحصۃ الاولیٰ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 28 جدید ایڈیشن)

یعنی: اور جو شخص ایک ذرہ کے موافق بھی بھلائی کرے گا وہ اس کا اجر پائے گا اور خدا اس کے مال اور اہل اور عیال میں برکت دے گا اور جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئے گا اور تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے۔ پس اگر تم ایک بیج دو گے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہوگی اگر قطرہ دو گے تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا نیکوکاروں کا کبھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ (ترجمہ از حضرت مسیح موعودؑ)

قارئین حضرات!

جہاں اللہ اور اُسکے رسول نے مومنوں میں سے اول اور سابقون کو بشارات دی ہیں وہاں آخر پر پیچھے رہنے والے اور ایمان جن کے دلوں میں ابھی داخل نہیں ہوا کو انذار کی باتوں سے ڈرایا بھی ہے۔ ایک مقام پر مالی قربانی کی اہمیت و برکات کو نہ سمجھنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں مخاطب کیا کہ:

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ○ (سورۃ محمد 39)

دیکھو! تم وہ لوگ ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کے لئے بلایا جاتا ہے۔ پھر تم

میں سے وہ بھی ہے جو بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ جو بخل سے کام لیتا ہے تو وہ یقیناً اپنے ہی نفس کے خلاف بخل کرتا ہے۔ اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو۔ اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہارے سوا ایک متبادل قوم لے آئے گا پھر وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے۔ (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

کیا تم جانتے ہو کہ یونہی بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے اور ہنوز اس نے تم کو اپنی رضامندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو اور تم فرمانبردار اور مخلص اس کی نظر میں نہ ٹھہرے ہو۔ اے لوگو خدا سے ڈرو اور ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنے نفسوں پر مقدم کر لیتے ہیں اور یقینا جانو کہ خدا پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی جگہ ہیں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اس سے پیار کرتے ہو یا دوسری چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دور کر دیئے جاؤ گے اور یہ مجلس باقی نہیں رہے گی اور نہ ان کے دیکھنے والے۔ پھر تم خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور تم سے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا اور یہ کہ تم نے اس کی راہ میں کیا کیا کوششیں کیں پس اٹھو اے لوگو اٹھو وقت جاتا ہے جلد اٹھو اور آرام پسندوں کے ساتھ مت بیٹھو اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنے نفس پر حق واجب نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو اسی قدر تکلیف دیتا ہے جو اس کی وسعت میں ہے اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اور میں صرف ایسے شخص کی طرف توجہ کرتا ہوں جو مجھ سے دوستی خالص رکھتا ہے اور میں اسکو ترک کرتا ہوں جس کو بخل نے کارِ خیر سے منع کر دیا اور بخیلوں سے مل گیا اور رد کیا گیا اور محروموں میں سے شمار کیا گیا۔ (ترجمہ از عربی عبارت، نور الحق حصہ اول روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 29-28)

دنیا میں بہت سارے دوست ایسے بھی ہیں جو مالی قربانی کی اہمیت و برکات سے آگاہ نہ ہو کر مالی قربانی کرتے ہیں اور بہت ساری ایسی بیماریوں سے نابلند ہوتے ہیں جو اموال کے ساتھ لگ جاتی ہیں اور گھن کی طرح ان کو کھا جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بار بار توجہ دلاتے ہوئے کہیں يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج 38) کہہ کر واضح کیا کہ اُس کے نزدیک تقویٰ سے لبریز مال ہی پہنچتا ہے تو کہیں لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (البقرۃ:265) کہہ کر متنبہ کیا کہ احسان جتا کر اور تکلفیں دے کر اپنے مال کو ضائع نہ کرنا کہیں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) کہہ کر محبوب ترین مال کو پیش کرنے کی ترغیب دلائی اور بتایا کہ اگر اُس مال کو جس سے تمہیں شدید محبت ہے پیش نہیں کرو گے تو ہرگز نیکی کما نہیں سکو گے۔

کہیں وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۔ (الفجر 21) کہہ کر کافروں کی عادت بیانکردی کہ دیکھو کافروں کی طرح مال کو جمعکرنے کی شدید محبت دلوں میں پیدا نہ کر لینا بلکہ خرچ کرنا اور کرتے چلے جانا۔

قارئین! ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے وعدہ کیا کہ:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ (التوبۃ:111)

کہ یقینا اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تا کہ اس کے بدلہ میں اُنہیں جنت ملے۔ (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

جنّتی لوگ کون ہیں وہی متقی لوگ ہیں جو ہمیشہ ہدایت حاصل کرتے ہیں اور الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ (البقرۃ:4) کے عین مطابق جو کچھ اللہ تعالیٰ انہیں رزق عطاء کرتا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

انبیاء علیھم السلام کے بڑے بڑے آسمانی و آفاقی مہمات کو انجام تک پہنچانے کے لئے اموال و نفوس کی قدیم سے ضرورت محسوس ہوئی ہے تا کہ ایمانداروں کے ایمان کا پتہ چلے اور مزید ایماندار ہمیشہ ان کے نقشِ قدم میں تاریک و تار فرمانے میں مبعوث ہوئے اور لوگوں کو توحید کی تعلیم دیتے ہوئے مقصد واحدہ پر لوگوں کو جمع کرنا شروع کیا اور لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے علم کو بلند کرنے کے مہم کا آغاز کیا تو اموال و نفوس کی حاجت کو دیکھ کر اور ترغیب دلانے پر صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین نے قربانیوں کے سمندر میں چھلانگ لگانا شروع کیا۔ اور تاریخ ساز قربانی کرتے ہوئے تمام دنیا میں اسلام کے پرچم کو بلند سے بلند

تر کر دکھایا۔ ان صحابہ کی قربانی کے قندیل آج تک فروزاں ہیں اور وہ خود کھلے آسمان میں ستارے بن کر چمک رہے ہیں۔ پس چاہئے کہ ہم ان سے ہدایت حاصل کریں اور اپنے تن، من، دھن سب کچھ دین کی راہ میں قربان کر دیں۔ آیئے ان بزرگوں کے نمونوں سے کچھ حصہ لیتے ہیں اور ان بزرگوں کے نمونوں سے بھی جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس گاہ سے درسِ قربانی حاصل کی اور اس فرمانِ مسیح ومہدی کے مطابق رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کے درجے کو پالیا کہ:

مسیح وقت اب دنیا میں آیا　　خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا　　صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کے ساقی نے پلادی　　فسبحان الذی اخذ الاعادی

(درثمین)

ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ:

''حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ انصاری مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بَیْرُ حَآءِ نامی تھا جو حضرت طلحہؓ کو بہت پسند تھا اور مسجد نبوی کے سامنے بالکل قریب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم اس باغ میں جاتے اور اس کا میٹھا اور عمدہ پانی پیتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جب تک تم اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ نہیں کرتے نیکی کو نہیں پا سکتے۔ تو حضرت ابوطلبہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ! آپؐ پر اس مضمون کی آیت نازل ہوئی ہے اور میری سب سے پیاری جائیداد بَیْرُ حَآءِ کا باغ ہے۔ میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرہ میں شامل کرے گا۔ حضورؐ اپنی مرضی کے مطابق اسکو اپنے مصرف میں لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ! واہ! بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ مال ہے، بڑا نفع مند ہے اور جو تو نے کہا ہے وہ بھی میں نے سُن لیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ تم یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہؓ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچیرے بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری کتاب التفسیر)

ایک اور واقعہ ہے جو ہر ایک کے دل میں رقت طاری کرنے والا ہے سبق آموز ہے اور اپنے مالی قربانی کے معیار میں تبدیلی لانے کی تحریک بھی کرتا ہے۔

''حضرت وائل بن حجر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع زکوٰۃ کے لئے ایک مُحصل روانہ فرمایا۔ اسے ایک شخص نے ایک کمزور اور کم عمر اونٹ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی اے اللہ اس شخص اور اس کے اونٹ میں برکت نہ ڈال۔ اس شخص کو جب یہ خبر پہنچی تو ایک عمدہ اونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا اور کہا میں اللہ کے حضور توبہ کرنے کا خواست گار ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ اسے اور اس کے اونٹ میں برکت عطاء فرمانا۔ (سنن نسائی)

مالی قربانی کی اہمیت وبرکات کا علم صحابہ رسول ﷺ کو اس قدر تھا کہ ہمیشہ اس پر عمل کرتے خواہ تنگ دستی ہو یا فراخی، عُسر ہو یا یُسر ان کی حالت یہ ہوتی کہ آنحضرت ﷺ ان کو صدقہ کا حکم کرتے تھے اور ان کے پاس کچھ نہ ہوتا جو صدقہ دیں تو ان میں سے کوئی بازار میں جاتا اور بوجھ اٹھاتا پھر ایک مدکھانا لاتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لا کر دیتا حضرت ابومسعود کہتے ہیں کہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کے پاس اب ایک لاکھ درھم ہیں اور اُس وقت ایک درھم نہ تھا۔ (سنن نسائی)

اِسی طرح اِس زمانے میں جنھوں نے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل کامل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی بیعت کی اور کامل وفاء کا عہد کیا بڑے خوبی سے نبھایا اور مالی قربانی کی اِس تحریک پر ہر آن گوش بر آواز رہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر کیا کہ:

''تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے۔'' (الحکم 10 جولائی 1903ء)

نیز فرمایا:

''ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 497)

چنانچہ تاریخ گواہ ہے صحابہ کی مخلص جماعت نے قربانی کے وہ معیار قائم کئے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنہرے حروف سے اپنی تصانیف میں رقم فرمایا۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے اپنا سب کچھ دین کی راہ میں قربان کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کہنا کہ سب سے زیادہ نفع آپ کے اموال سے ہوا ہے۔ آپؓ کی نسبت حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا اپنے اندر بہت معنی رکھتا ہے کہ:

''وَ وَجَدْتُهُ فِي سُبُلِ نُصْرَةِ الدِّيْنِ مِنَ السَّابِقِيْنَ. وَمَا نَفَعَنِي مَالُ اَحَدٍ كَمَالِهِ الَّذِيْ آتَاهُ لِوَجْهِ اللهِ وَيُؤْتِيْ مِنْ سِنِيْنَ.'' (آئینہ کمالات اسلام 582 جدید ایڈیشن)

یعنی اور میں نے اُسے دین کی راہ میں مدد کرنے والوں میں سابقین میں سے پایا۔ اور مجھے اسکے مال جیسا نفع کسی کے مال سے نہیں پہنچا جو کہ اس نے اللہ کی رضاء کی خاطر دیا اور وہ کئی سالوں سے دے رہا ہے۔

قرونِ اولیٰ میں ایک موقعہ پر جب حضرت ابوبکرؓ کے مقابل حضرت عمرؓ نے اپنے گھر کا نصف مال دے کر سمجھا کہ آج انہیں مالی قربانی میں شکست دے دیئے ہیں۔ قریب آ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عاجزی سے حضرت ابوبکرؓ عرض کر رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کا نام گھر میں چھوڑ کر سب کچھ حاضر ہے۔

اس واقعہ کو یاد کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فدائی جاں نثار لکڑی فروش میاں شادی خان نے گھر کے تمام اشیاء بیچ کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں لا حاضر کیا۔ تو حضور نے سراہتے ہوئے کہا کہ:

''دیکھو! حضرت ابوبکرؓ کی طرح اس شخص نے بھی اپنا سب کچھ میرے حضور پیش کر دیا۔''

اس پر فدائی شادی خاں اٹھا اور گھر آ کر دیکھا کہ چار پائی بچی ہے، اُسے بھی بیچ ڈالا اور حضور علیہ السلام کے حضور پیش کر کے آپ علیہ السلام کے الفاظ کو لفظاً لفظاً پورا کر ڈالا۔

ایک موقعہ پر جب دو پیسے فی کس ماہوار چندہ مقرر تھا حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص میری زندگی میں دین کی تھوڑی سی بھی مدد کرے گا بعد میں آنے والے اگر پہاڑ بھی لٹائیں گے تو وہ اس اجر کو نہیں پا سکیں گے اسی طرح میں بھی کہتا ہوں کہ آج جو دو پیسے سے مدد کرے گا اس کے ثواب کو بعد میں آنے والے بڑی بڑی رقمیں دے کر بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ (رجسٹر روایات نمبر 1 صفحہ 191)

چودھری غلام محمد صاحبؓ امیر جماعت احمدیہ چک نمبر 99 شمالی سرگودھا بیانکرتے ہیں:

''جب میری باری مصافحہ کی آئی تو میں نے اپنی گرہ سے پانچ روپے نکالے اور حضور کو دینے لگا تو چوہدری غلام رسول بسراء نے کہا کہ تو پانچ روپے دینے لگا ہے۔ لوگ تو ایک ایک ہی دیتے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ مجھے نبی کے ہاتھ پر ایک روپیہ رکھتے شرم آتی ہے۔ (رجسٹر روایات نمبر 1 صفحہ 73)

قارئین حضرات! یہ تو چند تاریخی واقعات تھے۔ زندہ قوم ہمیشہ تازہ اور تابندہ قربانیوں کی داستانیں رقم کرتی ہیں۔ اور جماعتِ احمدیہ تو مالی قربانی کی دوڑ میں ہمیشہ آگے تھی اور ہے اور انشاء اللہ رہے گی۔ زندہ قوم کی نشانی یہ ہے کہ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ہر موسم میں پھل دیتی ہے۔ بطور نمونہ خاکسار صرف اُن دو درختوں کا ذکر کرنا چاہتا ہے جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے ہاتھ سے لگایا۔ اور آج ہم اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ کے رنگ میں دنیا کے 206 ممالک میں دیکھ رہے ہیں۔ ایک درخت تحریک جدید کے نام سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے لگایا تھا جس کے پھل 206 ممالک ہیں۔ اور ان میں ہونے والے تبلیغ اسلام حضرت مصلح موعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مالی قربانی کی اہمیت کو کچھ اس انداز میں بیان کیا کہ:

''اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت زمین پر قائم ہو جائے۔اسی غرض کے لئے میں تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے۔تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔پس میری آواز سنو! اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔میری آواز نہیں۔میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔تم میری مانو۔خدا تمہارے ساتھ ہو! خدا تمہارے ساتھ ہو!! خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔'' سیر روحانی صفحہ 620-619)

سب سے اول تحریک جدید کے اس درخت میں جو پھل لگے وہ تاریخ ساز تھے۔اسوقت جنکی ماہانہ تنخواہ 15 روپے تھی اور جنکی 50 روپے تھیں ایک ایک دو دو اور بعض نے تین تین مہینے کی تنخواہیں لکھوا دیں۔حضرت مولوی ابو العطاء صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ نے اپنی آمد سے کئی زیادہ یعنی پچاس پچاس روپے پچیس پچیس روپے لکھوائے۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی مہینوں کی آمدنی اڑھائی سو روپے چندہ لکھوایا۔اس وقت جوش اور ولولے کا یہ عالم ہوا کرتا تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا کرتے تھے تو جو لوگ سب سے زیادہ قربانی کرتے تھے اور سب سے پہلے وعدہ لکھوانے پہنچتے تھے ان میں دو دوست پیش پیش تھے۔ایک کا نام محمد رمضان صاحب تھا جو مددگار کارکن تھے اور دوسرے کا نام محمد بوٹا ''تانگے والا'' تھا۔جب تک وہ زندہ رہے اَلسَّابِقُوْن میں شامل ہوتے تھے۔اِسیطرح عورتوں نے اپنے زیورات پیش کئے۔اڑیسہ میں ایک نوجوان فوت ہوا تو اسکے والد کفن لانے گئے۔اعلان سنا کہ تحریک جدید میں قربانی کرنی ہے۔اپنے نوجوان بچے کو اسی کپڑے میں دفن کیا اور کفن بیچ کر چندہ ادا کیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے ہر ممالک میں ایسی سعید روحیں ہیں جو اس تحریک میں ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر مالی قربانی کرتے ہیں۔کشمیر کی غریب عورت گھر کی مرغی اور انڈے بیچ کر یہ چندہ ادا کرتی ہے تو راجستھان میں بکری کا دودھ بیچ کر۔آندھرا میں کوئی زمین بیچ کر اس کی غرض کو پورا کرتا ہے تو کیرلہ میں کاروبار کا حصہ دے کر۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1935ء میں جب یہ فرمایا کہ ایک ماہ کی آمدنی اِس تحریک میں قربان کرنی چاہئے تب جس طبقے نے اَلسَّابقونالاولون کا نمونہ پیش کیا وہ اول دن سے وقف زندگی کا ہے۔آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف ہندوستان کے بلکہ دنیا کے ہر خطے میں خدمت کرنے والے ہمارے مبلغین و مربیان نیز معلمین کرام ایک ایک اور دو دو ماہ کی تنخواہیں تحریک جدید کے چندے میں پیش کرتے ہیں۔ایک دن انشاء اللہ سارا جگ اِن کی قربانیوں سے روشن ہو جائے گا۔

قارئین کرام! حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو دوسرا درخت لگایا ہے وہ وقف جدید کے نام سے موسوم ہے۔جس کے پھل ابتدا میں ہندو پاک میں لگے مگر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ علیہ نے جب اِسے عالمگیر قربانی میں شامل کر دیا تو اِس کے پھل اس قدر لگے کہ شمار سے خارج ہے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقفِ جدید کی مالی قربانی کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔ پس میں اتمامِ حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔'' (5/جنوری 1957ء)

1957ء سے لے کر آج تک اِس آفاقی مالی نظام میں داعیانِ خلافت نے اِس قدر داستانیں رقم کیں ہیں کہ بیان کرنا ناممکن ہے۔ اس درخت میں جو تازہ پھل لگے ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی کے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ:

''صوبہ بنگال کے ایک نو احمدی ہیں جو مدرسہ میں پڑھاتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے معلم کی ٹریننگ لی اور پانچ سو روپیہ چندہ دیتے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان پر فضل فرمایا۔ اب ان کا پانچ ہزار روپیہ چندہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں غیر احمدی تھا تو لوگوں کے دروازے پر جا کر کھانا کھاتا تھا اور اب بیعت کرنے کے بعد چندے کی برکت سے لوگ میرے دستر خوان پر کھاتے ہیں۔ پہلے جائیداد نہیں تھی اور اب جائیداد بھی بن گئی ہے۔ (خطباتِ وقف جدید صفحہ 650)

اسی طرح ہندوستان کے ہر صوبہ کے احمدی رضا کارانہ رنگ میں مالی جہاد کے اس صنف میں حصہ لے رہے ہیں اور سارے اقوام وملت کے لئے مفید وجود بنتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ سلسلہ اِس قدر زور سے بڑھ رہا ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اِس کے نمونے ظاہر ہو رہے ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں کر رہے ہیں۔ تھوڑی قربانی بھی ہے۔ بڑی قربانی بھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ان کے پھلوں کو دوگنا کرتا چلا جا رہا ہے۔ مالی قربانیوں کی ایک روح جیسا کہ ہم نے دیکھا جماعت میں نہ صرف قائم ہے بلکہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ نئے ہونے والے احمدی بھی اس میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔'' (خطبہ جمعہ 7/جنوری 2011ء)

میرے پیارے بھائیوں اور بہنو!! اللہ تعالیٰ کے فضل سے روئے زمین پر صرف ایک واحد جماعت ہے جو مالی قربانی کی اہمیت و برکات سے آگاہ ہے۔ اس جماعت میں خلافت کے نظام کے تحت بیت المال کا نظام جاری و ساری ہے۔ دنیا کا ہر احمدی جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر مال جمع رہتا ہے وہ ہر سال زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ ہر کمانے والا چندہ عام وجلسہ سالانہ ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے سود کی رقم کو ایک احمدی اشاعتِ اسلام فنڈ میں جمع کرواتا ہے۔ اور حرام خوری سے اپنے تئیں بچا لیتا ہے۔ ان چندوں کے علاوہ بہت سارے مدداتں ہیں جن میں احمدی دن رات مالِ حلال کما کر چندہ ادا کرتا ہے۔ بہت بڑی تعداد احمدیوں کی ایسی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ نظام ''نظام وصیت'' میں شامل ہے۔ اور یہ تعداد اللہ کے فضل سے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ ایک دن آئے گا کہ ساری دنیا اِس نظامِ نو سے برکت حاصل کرے گی۔

اب ذرہ غور کرنے کا مقام ہے کہ احمدی اِس قدر چندہ کیسے دیتے ہیں یہ اس لئے ہے کیوں کہ ہم نے جس کی بیعت کی اور جس سے وفاء کا عہد کیا وہ ہم سے یہی تقاضا کرتا ہے کہ ہم آگے بڑھیں اور نہ صرف مال کی قربانی دیں بلکہ جان، مال، وقت اور عزت کی جب بھی ضرورت محسوس ہو ہم لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اور پیش کرتے چلے جائیں۔

سوائے اسلام و احمدیت کے سچے فدائیو اٹھو اور اپنے قدم آگے بڑھاؤ۔ خلیفۃ المسیح جس راہ میں قربانی کی دعوت دے اس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنا سب کچھ قربان کر دو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

سیرم مایۂ خویش را

10 Years
Quality Service
Est. 1992
Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas
Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

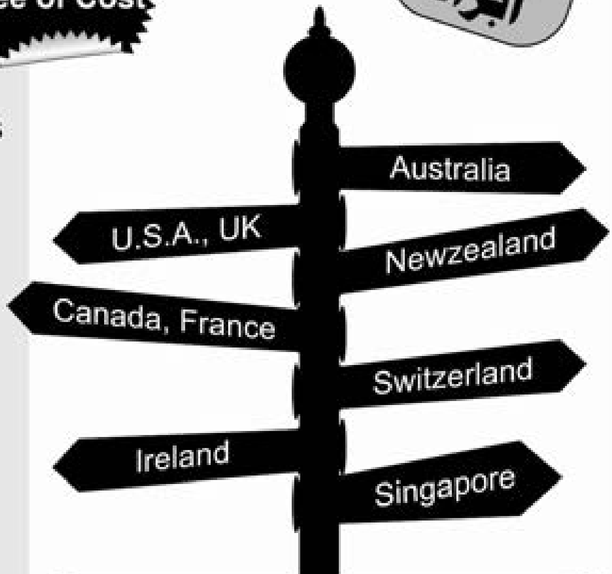

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

تحریک جدید خلافت احمدیت کی صداقت کی عظیم الشان دلیل

ایس ایم بشیر الدین، نائب وکیل المال دوئم تحریک جدید

تحریک جدید خلافت احمدیت کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے۔ کیونکہ یہ خوف کے پردوں میں سے نکل کر امن اور تمکن دین کا ایک زبردست نشان ہے۔ 1934ء میں احرار نے جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے اور اپنی طرف سے اس وجود کو نابود کردینے کا ایک مذموم ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے پورے ہندوستان میں بالخصوص قادیان میں احباب جماعت کیلئے سخت مشکلات کھڑی کر دی تھیں۔ اس وقت حکومت کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ مجلس احرار کا ہم نوا اور جماعت احمدیہ کا معاند مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر ''زمیندار'' لاہور نے لکھا ''منارائے قادیان اس کے بانی اور اس کی جماعت کا نام ونشان تک مٹ جائے گا اور یہ سب کچھ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ عمائدین مجلس احرار نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ہم نے ایسا انتظام سوچا ہے اور اسے جلدی جلدی کرنے والے ہیں کہ ہم احمدیوں کو سیاسی طور پر اس قدر تنگ کردیں گے کہ وہ پانچ سال کے اندر یا تو احمدیت کو چھوڑ دیں گے یا مٹ جائیں گے۔ بڑے بڑے آدمی ہمارے ساتھ ہیں۔

خود امیر شریعت مجلس احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے یہ دعویٰ کیا ''مرزائیت کے مقابلہ کیلئے بہت سے لوگ اُٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میری ہاتھوں تباہ ہو۔ نیز یہ بھی کہا ''اے مسیح کی بھیڑو تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سامنا ہوا ہے اس نے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔

اس نازک مرحلے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دیئے ہوئے وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا وعدہ کے مطابق خوف کو امن کی حالت میں بدلنے کیلئے اپنے پاک خلیفہ کے دل میں تحریک جدید جیسی عظیم تحریک کا خیال القاء فرمایا۔ چنانچہ حضورؓ نے اعلان فرمایا:

یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے (خطبہ جمعہ 27 نومبر 1934) آپ نے تحریک جدید کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تا کہ کچھ افراد ایسے میسّر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے وقف کردیں اور اپنی عمر اس کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا تا کہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے۔'' (خطبہ جمعہ 27 نومبر 1934ء)

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔

(خطبہ جمعہ 15 نومبر 1935ء)

ایک طرف تو مخالفین جماعت کو مٹانے کے درپے تھے اور اس پودے کو کچل دینا چاہتے تھے اور طرح طرح کے خوف اس کی راہ میں حائل کر دینا چاہتے تھے تو دوسری طرح اللہ تعالیٰ کے اسی وعدہ کے مطابق جو اس نے سچے خلیفہ سے فرمایا ہے کہ اس کے ذریعہ وہ خوف کو نہ صرف امن سے بلکہ مضبوطی اور امن میں تبدیل کر دے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو تحریک جدید جیسی عظیم الشان روحانی تحریک اللہ تعالیٰ نے القاء فرمائی جس کے باعث آج جہاں دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کیلئے ایک کثیر رقم اکٹھی ہو رہی ہے وہیں مخلصین جماعت اس تحریک میں اپنی زندگیاں وقف کر کے اکناف عالم احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مخالفین احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے انتہائی جلالی انداز میں فرمایا:

''تم سب مل جاؤ اور دن رات منصوبے کرو اور اپنے منصوبوں کو کمال تک پہنچا دو اور اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے احمدیت کو مٹانے کیلئے تُل جاؤ پھر بھی یاد رکھو تم سب کے سب ذلیل و رسوا ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے۔ تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا۔ کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں اور اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں

انکی شکست ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور نعرے لگاتے ہیں اتنے ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دے رہی ہے۔''
(الفضل 30مئی 1935ء)

چنانچہ اب دو ماہ بھی نہیں گذرے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے معجزانہ تصرّفات کے نتیجے میں حالات نے ایسی کروٹ لی کہ 22جولائی 1935ء کو مجلس احرار اور اس کے ہمنوا اس قدر ذلیل ورسوا ہوئے کہ خود سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو یہ اعتراف کرنا پڑا کہ:

''حقیقتاً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے کہ ان کے مثال بدقسمت قوم کی سی ہے کہ جانثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہار انکی قسمت ہے۔''

مجلس احرار کے سابق سیکریٹری سیفی کشمیری نے تحریر کیا۔

''خدائے واحد ولاشریک کی قسم کھا کر جسکی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے قطعی اور یقینی طور پر کہتا ہوں کہ مجلس احرار کی مرزائیت یا قادیانیت کے خلاف تمام تر جدوجہد اور قادیان کے خلاف یہ سب پروپاگنڈا محض مسلمانوں سے چندہ وصول کرنے اور کونسل کی ممبری کیلئے ان کے ووٹ حاصل کرنے کیلئے ہے۔

چنانچہ ایک دنیا گواہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ جاری فرمودہ یہ مبارک تحریک جو نہایت خوف کے دور میں شروع کی گئی تھی جبکہ دشمن احمدیت کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے خواب دیکھ رہا تھا آج 1934ء سے لیکر اب تک بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ کا نفوذ 206 ممالک میں ہو چکا ہے جبکہ 1934 سے قبل جماعت صرف چند ممالک میں ہی قائم تھی۔

اس عظیم الشان الٰہی تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے جماعت احمدیہ کے مردوزن اطفال و ناصرات سب نے ہی دعاؤں کے ساتھ ساتھ خلیفۂ وقت کی بے نظیر اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے شروع دن سے ہی مالی قربانی کے اعتبار سے اور وقف زندگی کے اعتبار سے ایک حسین والمثال نمونہ قائم کیا۔ غریبوں نے اپنے گھر کے اثاثے بیچ کر عورتوں نے اپنے زیورات کی قربانی کر کے تحریک جدید کیلئے عظیم الشان قربانیاں کیں ہیں۔ جس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں مساجد و مشن ہاؤسز تعمیر ہونا شروع ہوئے مبلغین کو تبلیغ اسلام کیلئے بھجوایا گیا۔ قرآن مجید کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا اور ایک تاریخی جہاد کبیر کا آغاز ہوا یہ کام 1934ء میں صرف 27000 روپے کے قلیل بجٹ سے شروع ہوا تھا جو اب کامیابیوں کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔

پس یہ ہے وہ تحریک جدید جس کا پودا خوف کے زمانہ میں پھوٹا اور آج تناور درخت بن چکا ہے۔ یقیناً یہ خلافت احمدیہ کی صداقت کی عظیم الشان دلیل ہے جو کہ از روئے قرآن مجید خوف سے نکل کر تمکنت دین کیلئے قائم کی گئی ہے۔ اور یہ وہ حقیقت ہے جس کا اعتراف دشمنان احمدیت کو بھی ہے۔

بالآخر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل مبارک ارشاد پر ان کلمات کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اقدس کے مبارک ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور فرماتے ہیں:

''اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے جان و مال کی قربانی نہایت اہم ہے۔ آج بعض سختیوں اور امتحانوں سے گزر کر اس نقشہ کے آثار نظر آرہے ہیں۔ جس کے لئے اللہ کا وعدہ الٰہی جماعت میں شامل ہونے والوں کے ساتھ ہے کہ قربانی کے معیار حاصل کرنے سے ہی اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ پس ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس بات کا موقع دے رہا ہے کہ ہم فاستبقو الخیرات کی روح کو سمجھتے ہوئے نیکی کے مواقع حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہی ہمارا مطمح نظر ہونا چاہئے کیونکہ اگر صالحین میں شامل ہونا ہے تو پھر کوشش سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مرتبہ حاصل ہوگا۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب اللہ کے حضور حاضر ہوں گے تو ان قربانیوں کی وجہ سے اللہ کا قرب حاصل کرو گے۔ یہ جانی اور مالی قربانی تمہاری فلاح کا ذریعہ بنے گی۔ ہمیشہ کی زندگی تمہیں ان قربانیوں سے حاصل ہوگی اور آج یہ ادراک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو حاصل ہے پس ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمیں آخرین کی جماعت میں شامل کر کے پہلوں سے ملا دیا گیا ہے۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی حالتوں پر نظر رکھتے ہوئے ان پہلوں کی قربانیوں کو اپنے سامنے رکھیں جنہوں نے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔ تب ہی ہم اپنی دنیا اور آخرت کو سنوار سکتے ہیں۔ اور اپنی آنے والی نسل کی ہدایت کا باعث بن سکتے ہیں''

(خطبہ جمعہ ۳ نومبر ۲۰۰۶ء)

ملکی رپورٹیں

(خلاصہ تیار کردہ سید عبدالہادی ممبر مجلس ادارت)

1۔ ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ: (از حلیم احمد خان مبلغ انچارج) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 23 مارچ کو جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ شایان شان طریق پر منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد، درس قرآن اور اجتماعی دُعا سے کرایا گیا اور اطفال کے درمیان سائیکل ریس کرائی گئی۔ بعدہ احباب جماعت کو جامعہ احمدیہ اور اسلام احمدیت پر بنی جماعتی ڈاکمنٹریز دکھائی گئی۔ اس دن کی مناسبت سے 250 غریب افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کرائی اور یہ پرگرام اختتام پزیر ہوا۔

2۔ پٹنہ، بہار: (از حلیم احمد مبلغ انچارج) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 23 مارچ کو جماعت احمدیہ گیا، بہار اور مورخہ 28 مارچ کو جماعت احمدیہ پٹنہ، بہار میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ شایان شان طریق پر منعقد کیا گیا۔ ان اجلاسات میں مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

3۔ کرڈا پلی، اڈیشہ: (از شیخ مبشر ناظم اطفال) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 23 مارچ کو جماعت احمدیہ کرڈا پلی میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ شایان شان طریق پر منعقد کیا گیا جس میں مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کرائی اور یہ پرگرام اختتام پزیر ہوا۔
مورخہ 26 مارچ کو جلسہ سالانہ کرڈا پلی کی مناسبت سے ایک مثالی وقارعمل منعقد کیا گیا جس میں 20 سے زائد خدام واطفال نے شرکت کی۔

4۔ ھبل، گدگ: (از شیخ برہان احمد ضلع امیر) مورخہ 28 تا 30 مارچ کو جماعت احمدیہ ھبل میں جو کہ ایک نومبائعین جماعت ہے ہندوں کے ایک تہوار کے موقعہ پر ایک بک اسٹال کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ہزار سے زائد جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

5۔ حیدرآباد: (از تنویر احمد زعیم اعلیٰ) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 23 مارچ کو جماعت احمدیہ حیدرآباد میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ شایان شان طریق پر منعقد کیا گیا جس میں مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر اجلاس نے دعا کرائی اور یہ پرگرام اختتام پزیر ہوا۔ اس موقعہ پر ایک میڈیکل کیمپ کا بھی انعقاد کیا گیا جسمیں 155 افراد کے بلڈ پریشر، شوگر وغیرہ کے ٹسیٹ کرائے گئے اور ہزاروں روپیہ کی ادویاں مفت تقسیم کی گئی، اسی روز موسم گرما کے لحاظ سے لگنے والی لُو سے بچنے کیلئے ہومیو پیتھک دوائی تقسیم کی گئی۔ ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے کتب خریدی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 740 افراد پر مشتمل تھی۔ ان کے طعام کا انتظام مجلس انصار اللہ کی جانب سے کرایا گیا تھا۔

6۔ قادیان (از مبشر احمد خادم نائب مہتمم مقامی و ناظم تبلیغ) شعبہ تبلیغ کے تحت مارچ کے مہینہ میں مجلس کی جانب سے خدام مختلف جگہوں پر وفد بنا کر گئے اور جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا اور جماعتی تعارف اور جماعتی لٹریچر لوگوں میں تقسیم کیا۔ جس میں گاوں سوچیاں، اولکھ، دھاری وال، بٹالہ، وڈالہ گرنتھیاں، ہرچوال وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ مورخہ 25 مارچ کو گورداسپور میں لگنے والے کسان میلہ میں مجلس کی جانب سے ایک بک اسٹال لگایا گیا۔ دوران ماہ بذریعہ انٹرنیٹ 600 افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔ دوران ماہ خاکسار غیر مسلموں کے دو پروگراموں میں شامل ہوا اور وہاں تقریر کرنے کا موقعہ ملا جس کے ذریعہ بھی سینکڑوں افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

7۔ شموگہ: کرناٹک مورخہ 22 مارچ کو جماعت احمدیہ شموگہ کی جانب سے Rotary Blood Bank Auditorium کے توسط سے عطیہ خون کا کیمپ منعقد کیا گیا۔ اس کیمپ میں 55 یونٹ خون کا عطیہ دیا گیا۔ اس پر معزز شاملین نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو خوب سراہا۔ اس کیمپ کی خبریں یہاں کے اخبارات اور ٹی وی چینل نے بھی شائع کی۔

8۔ ریشی نگر: کشمیر (از ناظر نثار بانڈے سیکریٹری عمومی) مورخہ 2 مارچ کو مجلس

بقیہ صفحہ 22 پر

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا پیغام امن
اور اشتعال انگیز بیانات سے اجتناب کی اپیل

(پریس ریلیز از شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت)

مذاہب، دنیا میں امن کے قیام میں ایک موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مگر پچھلے کچھ عرصہ سے دیکھا جا رہا ہے کہ بعض لیڈران ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والے بیانات دے رہے ہیں۔ ان بیانات کے نتیجہ میں کم فہم عوام میں باہمی کشیدگی، منافرت اور اشتعال پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ بھارت ہر مذہب و ملت کے لیڈران سے یہ اپیل کرتی ہے کہ اس قسم کے بیانات سے گریز کریں اور ایسے بیانات دیں جس سے باہمی محبت و الفت کی فضا کو فروغ حاصل ہو۔

احمدیہ مسلم جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے آج سے تقریباً 107 سال قبل ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں میں صلح اور رواداری پیدا کرنے کے لئے ایک دردمندانہ اپیل فرمائی ہے۔ آپ نے اپنی آخری تصنیف ''پیغام صلح'' میں دونوں قوموں کو باہمی نفرت اور معاشرتی بُعد کو دور کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

آپ نے ہندوستان میں رہنے والی تمام اقوام واہل مذاہب کو محبت، پیار اور باہمی ہمدردی سے رہنے کی تلقین فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا:

> **''جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اُس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹ رہا ہے۔''**

ہمارا ملک ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے اور ہماری حکومت ایک سیکولر حکومت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسائل آئین اور دستور کے دائرے میں رکھ کر حل کئے جائیں۔ باہمی اختلافات کو دوستانہ ماحول میں حل کیا جائے۔ اس سلسلہ میں عوام کے سامنے اشتعال انگیز بیانات نہ دئے جائیں۔ تمام دیش واسی خواہ وہ کسی بھی مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہوں باہم متحد ہو کر ملک کی ترقی اور بہبودی کے لئے محنت اور کوشش کریں اور ملک سے غربت، بے روزگاری، جہالت، بیماریوں اور نشوں کے خاتمہ کے لئے اجتماعی مہم شروع کی جائے اور ہر دیش واسی دل کی گہرائی سے اپنا یہ مقصد حیات بنائے کہ Love for all Hatred for None ۔ ہر دیش واسی دوسرے انسان کے دکھ درد کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارا ملک بھارت امن کا گہوارہ اور ساری دنیا کے لئے ایک مثال بن جائے گا۔

بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

> **''یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں۔''**

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD
CONTACT: MUBARAK AHMAD

A/22,SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007
PH: 0674-2540396,2548030
MOB: 9438362671,9337362671,9937862671
WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM

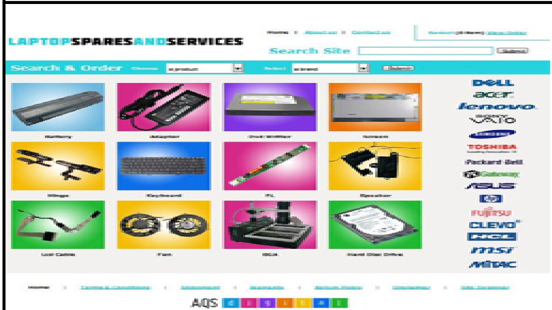

WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL TRAINING DATA RECOVERY TRAINING

Love For All
Hatred For None
Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119

SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

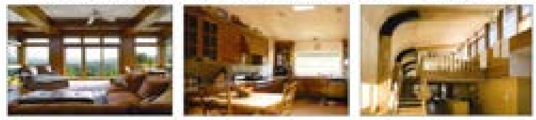

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture
Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"

(کلام امام الزمان)

Mohammed Yusuf
Cell : 9902399438, 8546820845
Mail : mmmohammedyousuf@gmail.com
Web : mylinks.co.in

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

M.Y.Links
- Tourism Information Centre
- Travel Agencies & Tour Packages
- Home Stay & Hotel Bookings
- Buying & Selling Properties
- Building Construction & Material Supply

Near Chowck, Ganapathi Street, Madikeri - 571201, Kodagu Dist.

Huzoor(May Allāh be his Helper) said: Many have embraced Ahmadīyyat through watching MTA. Secondly, the writings of the Promised Messiah also affect the hearts of the people and make them turn to Ahmadīyyat. A Moroccan Ahmadī writes that after God enabled him to take Bai'at, he began to study the books of the Promised Messiah. He felt as if the books acted like an ointment for his injuries and provided comfort to his soul.

An Ahmadī missionary in Bosnia writes that due to the sermons which Huzoor (May Allāh be his Helper) had delivered last year on reformation of practice, people have become more regular in offering Fajr Prayer in congregation.

A Macedonian Ahmadī writes that his wife did not observe purdah, but ever since she listened to Huzoor's address to the Lajna during Jalsa Sālāna Germany, she has begun to cover herself with a Hijab and observe purdah. He writes that her faith in Ahmadīyyat is not only strong but also increasing by the grace of Allāh.

Huzoor(May Allāh be his Helper) said: Ahmadī girls, and especially ladies, should be mindful of the fact that Islām has commanded them to observe purdah, therefore, they should act upon the commandment fulfilling all its requirements.

Huzoor(May Allāh be his Helper) said: When I read reports containing faith-inspiring incidents from the lives of the new converts, I am amazed to find out how God is demonstrating His signs for people and how He is guiding them even through dreams to the right path. So much so that even the opposition shown by the opponents of the Jamā'at leads good-natured people towards the Promised Messiah. This makes Ahmadīs increase in knowledge and Divine cognizance as well as helps them improve their moral conduct. Also, it proves that God is bestowing His support and help upon the Promised Messiah, that Islām is the best religion, and that God exists. Therefore, when we listen to faith-inspiring incidents from the lives of the new Ahmadīs, we should pray for our own faiths to grow stronger by the day. Also, we should pray for the welfare of the entire world.

Huzoor(May Allāh be his Helper) spoke of the pitiable state of the Muslim world and asked the Jamā'at to pray for them.

Next, Huzoor (May Allāh be his Helper) announced the sad demise of Intisar Ahmad Ayaz Sahib of Boston, USA, and Waseem Ahmad Sahib, a student of Jāmi'a Ahmadīyya Qādiān, India. Huzoor (May Allāh be his Helper) spoke of their services for the Jamā'at and announced that he would lead their funeral prayers after the Jumu'a Prayer.

Summary of Friday Sermon Delivered on 3 April 2015

Huzoor (May Allāh be his Helper) related incidents shedding light on the strong faith and conviction of the newly converted Ahmadīs and the extraordinary progress they have made in terms of their own spirituality as well as sincerity for the Jamā'at.
Huzoor) May Allāh be his Helper) said: The new converts are making progress in terms of knowledge, practice and spirituality by studying the books of the Promised Messiah and listening to the sermons delivered by the Khalīfatul-Masīh.
Huzoor (May Allāh be his Helper) said: While we pray for the enhancement of our own faith and the faith of the new Ahmadīs, we should also pray for the betterment and well-being of the world at large.

On 3 April 2015,Hazrat Khalīfatul-Masīh V (May Allāh be his Helper) delivered the Friday Sermon at the Baitul Futūh Mosque, Morden, London.
Huzoor(May Allāh be his Helper) said: There is no doubt that God Himself planted the sapling of Ahmadiyyat in the world, and now the sapling will grow and flourish as God has promised.
Huzoor (May Allāh be his Helper) related incidents shedding light on the extraordinary grace showered by the Almighty God upon those who have newly joined the Jamā'at.
Huzoor(May Allāh be his Helper) said: God blessed the hearts of these people with the light of truth enabling them to strengthen their faith and conviction and raise the standards of their own spirituality as well as sincerity for the Jamā'at. They have begun to enjoy the obligatory prayers and take pleasure in them. Their moral conduct has also improved, and by studying the literature of the Jamā'at they have enhanced their knowledge and understanding of the Almighty God .
Huzoor(May Allāh be his Helper) said: These righteous people themselves explain that after they joined Ahmadīyyat, they found it easier to understand Islāmic teachings and they found a great change to be taking place in them enabling them to establish a true relationship with Allāh.
Indeed, this is what every Ahmadī should strive for.
Huzoor(May Allāh be his Helper) said: An Ahmadī from Guinea Conakry writes that after he took Bai'at, he experienced such a unique spiritual change in himself as he had never experienced before. He said that after taking Bai'at he found the spiritual peace he needed for so many years.
A Christian missionary in Congo accepted Ahmadīyyat. He writes that the peace of mind and the feeling of being close to God that he experienced after becoming an Ahmadī was not experienced by him ever before. He further writes that now he considers Ahmadīyyat to be everything he may need in life.

مجلس خدام الاحمدیہ منگلور کے خدام لیف لیٹ تقسیم کرتے ہوئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان حلقہ دارالانوار کے خدام کے تربیتی ٹور ہوشیار پور کے موقعہ پر
محترم مہتمم صاحب تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر ہوشیار پور کے بارہ میں بتاتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ راجستھان کے خدام وقارِ عمل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کے خدام وقار عمل کرتے ہوئے

ماہ اپریل میں صوبہ کیرلہ کے اطفال قادیان کی زیارت کے لئے آئے۔
اس موقعہ پر درویشانِ قادیان اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ ان اطفال کی لی گئی ایک گروپ فوٹو

Registered with Registrar of Newspapers of India at No. **38951/82** Postal Registration No : **GDP|018|2013-15**

Monthly **MISHKAT** **Qadian**

Rs. 20/-

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat

Ph: (91)1872-220139 Fax: 222139 E-mail : mishkat_qadian@yahoo.com

Chairman : Rafiq Ahmad Beig

Editor : Ataul Mujeeb Lone **Ph : 09815016879**

Manager : Tahir Ahmad Beig Ph : 09915223313

Volume : 34 **May 2015CE** **Hijrat 1394HS** **Issue :** 5

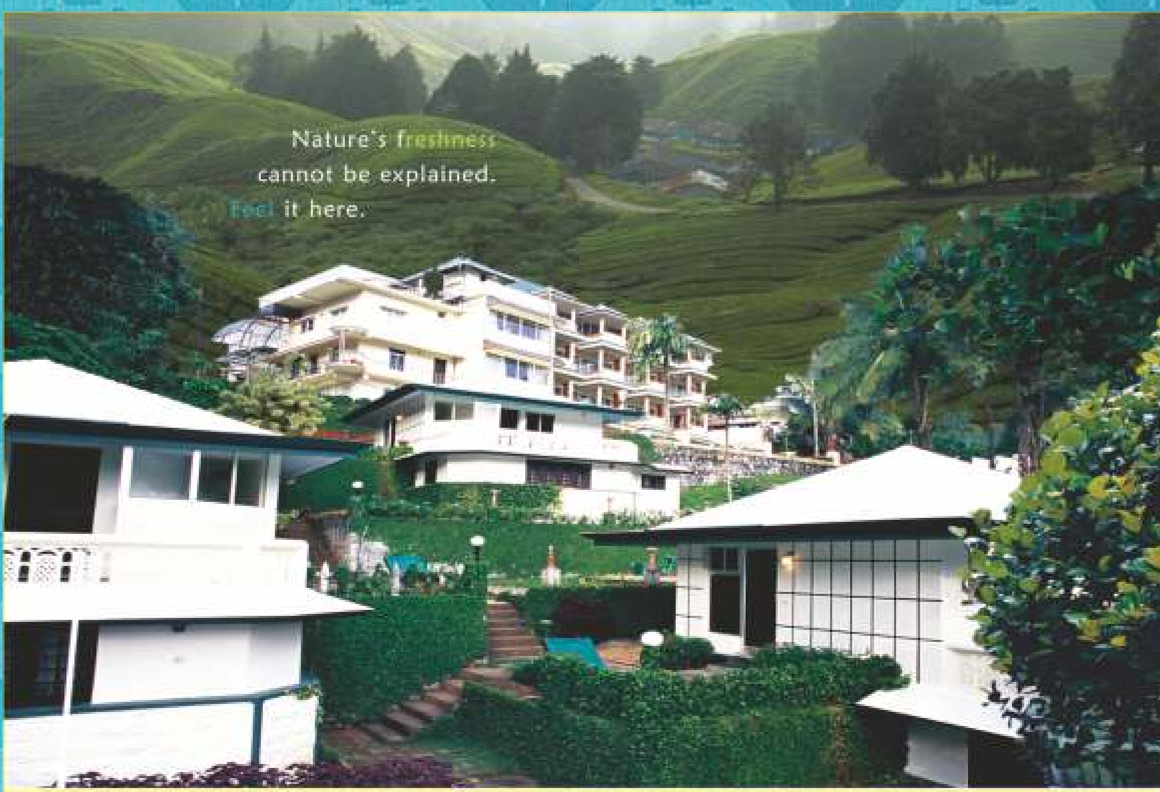

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com